رضی اللہ تعالی عنہ

مقام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ

غیر مقلدین کی نظر میں

مصنف

مولانا افضال حسین نقشبندی مجددی

طالب دعا

المدینہ لائبریری ٹیم

التقدیم

سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

اغیار کی نظر میں

ازقلم: مولانا محمد افضال حسین نقشبندی مجددی (سانگلہ ہل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام الائمہ، سراج الامۃ، رئیس الفقہاء والمجتہدین، سید الاولیاء والمحدثین، مبشرِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)، دعاءِ مرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) کے اوصاف حمیدہ مخصوصہ، علم وعمل، زہد وتقویٰ، عبادت وریاضت، امانت واجتہاد تمام اہلِ ایمان میں مسلم ہے، آپ کی شانِ محدثیت، حدیث دانی اور حدیث فہمی بھی ناقابلِ انکار حقیقت ہے، الغرض نبوت اور صحابیت کے بعد کسی انسان میں جس قدر فضائل اور محاسن پائے جاسکتے ہیں، آپ ان تمام اوصاف کے جامع اور راہنما تھے، آپ کی ولادت باسعادت کوفہ 80 ہجری میں ہوئی اور وصال مبارک بغداد 150 ہجری میں ہوا۔

ائمہ اربعہ میں سے سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جس قدر لکھا گیا ہے اس کی کوئی نظیر نہیں ہے، مثلاً بڑے بڑے اہلِ قلم اور ائمہ نے امام صاحب کے احوال قلمبند کرنے کا شرف حاصل کیا ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ امام صاحب کی شخصیت علماء ہی نہیں بلکہ ائمہ امت کے لئے بھی مشعلِ راہ ہے، حتیٰ کہ: آپ کے مخالفین اور ناقدین بھی آپ کے علمی تبحر، ذکاوت اور فقاہت میں عمیق نظری کے معترف ہیں۔

ذیل میں سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ اور عظمت پر آپ کے مخالفین کی کتب سے دلائل وبراہین پیشِ خدمت ہیں، کم ترین اور حقیر پُرتقصیر کا مقصد یہ ہے

کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ایک ادنیٰ مقلد کی حیثیت سے اپنے جذبۂ عقیدت اور مودّت کا بجا طور پر اظہار کرے اور امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کے محبین کی فہرست میں شامل ہو جائے۔

احب الصالحین ولست منهم   لعل اللہ یرزقنی الصلاحا

(ترجمہ: مجھے نیکوں سے محبت ہے اور میں نیک تو نہیں، مگر اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہوں کہ (نیکوں کی محبت کی وجہ سے) مجھے بھی نیک بنادے)

فصل

("ابوحنیفہ" کنیت غیر مقلدین کی نظر میں)

"ابوحنیفہ" کنیت کی وجہ:

قارئین کرام! آپ کی کنیت کے حوالے سے عوام میں ایک بات مشہور کردی گئی ہے کہ آپ کی کنیت آپ کی حنیفہ نامی کسی بیٹی کی وجہ سے ہے، پھر اس پر ایک لمبی چوڑی غیر مناسب گپ بھی چھوڑ دی جاتی ہے، جبکہ حقیقت حال اس کے بالکل برعکس ہے وہ یوں کہ آپ کی حنیفہ نامی کوئی بیٹی ہی نہیں، اس پر ایک غیر مقلد "مولوی ابوزکی" کی شہادت ملاحظہ ہو!

"کنیت ابوحنیفہ ہے، آپ کی کنیت حقیقی نہیں کیونکہ آپ کی حنیفہ نام کی بیٹی نہ تھی بلکہ یہ کنیت وصفی ہے جو اصل میں "اَبُو الْمِلَّةِ الْحَنِیْفَةِ" ہے جس کا مطلب ہے حنفی دین وملت والا ایسا شخص جس نے باطل ادیان کی بجائے دینِ حق کو اختیار کیا ہو یا جو شخص شرک کو چھوڑ کر توحید اپنانے والا ہو، اسی مفہوم کے پیشِ نظر یہ کنیت رکھی گئی تھی"۔

(فقهی مسلك كی حقیقت صفحه 47)

"ابوحنیفہ" کنیت کے کئی لوگ:

مولوی فاروق الرحمٰن یزدانی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

"اس میں تو شک نہیں کہ "ابوحنیفہ" کنیت والے کئی آدمی گزرے ہیں"۔

(خرافاتِ حنفیت بجواب تحفة اهلحدیث صفحه 72 بار اول اپریل 2001م طبوعه تحریك تحفظ افكار اسلام میر پور، شاه كوٹ ضلع شیخوپوره)

﴿فصل﴾

(لقب "امام اعظم" غیر مقلدین کی نظر میں)

غیر مقلدین کے متعدد معتبر و مستند علماء نے جناب سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے لئے "امام اعظم" کا لقب استعمال کیا ہے، چنانچہ!

(1):......میاں نذیر حسین دہلوی:

(۱)- غیر مقلدین کے "شیخ الکل اور محدث جلیل" میاں نذیر حسین دہلوی نے یوں عنوان قائم کیا ہے:

"باب الاول: بیچ فضائلِ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے"۔

(معیار الحق صفحہ 29 مطبوعہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساھووالا سیالکوٹ تاریخ اشاعت مئی 2007)

(۲)- یہی میاں نذیر حسین دہلوی اپنے فتاویٰ میں ایک سوال کے جواب یوں رقم طراز ہے:

"ہاں اگر اولاد یا اور کوئی شخص بلا اجرت پڑھ کر ثواب بخشے تو نزدیک امام اعظم وغیرہ کے روا ہوگا اور دعاء کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور ثواب عباداتِ مالیہ کا بھی بالاتفاق پہنچتا ہے"۔

(فتاوی نذیریہ جلداول صفحہ 716 کتاب الجنائز مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاہور)

(فتاوی علماء حدیث جلد 5 صفحہ 373 مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث

حافظ پلازہ مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاہور)

(۳)- اسی نذیر حسین دہلوی نے اپنے فتاویٰ نذیریہ میں کئی مقامات پر آپ رضی اللہ عنہ کو "امام اعظم" کے لقب سے ذکر کیا ہے!

(فتاوی نذیریہ جلداول صفحہ 169، 184 کتاب التقلید والاجتہاد مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاہور)

(2)......نواب صدیق حسن خان بھوپالی:

(۱)- مخالفین کے ہاں "خاتمۃ المحدثین اور مجدد الوقت" کے لقب سے مشہور نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا ہے:

"امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہلِ اجتہاد است" (یعنی امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ چاروں ائمہ مجتہدین میں سے پہلے ہیں)۔

(جلب المنفعۃ فی الذب عن الائمۃ المجتہدین الاربعۃ صفحہ 57 مطبوعہ آگرہ اکبر آباد طبع اول، بحوالہ سہ ماہی مجلہ دعوتِ اہل سنت کراچی)

(۲)- اسی کتاب کے صفحہ 67 پر یوں لکھا ہے:

"امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ"۔

(۳)- نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے اپنی خودنوشت سوانح میں لکھا ہے:

"پھر خاص طور پر حنفی مذہب میں تو ہر مسئلہ مذہب اہلحدیث کے مطابق ملتا ہے بشرطیکہ امام اعظم، امام ابو یوسف یا امام محمد کے مذہب کی قید نہ لگائی جائے"

(ابقاء المنن بالقاء المحن صفحہ 117 طبع دوم جون 2008 مطبوعہ دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور)

(۴)- اسی کتاب کے صفحہ 191 پر مزید یوں لکھا:

"رجما بالغیب مجھ پر یہ طوفان بھی باندھا گیا کہ میں خدانخواستہ ائمہ اربعہ کے حق میں عموماً اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں خصوصاً بے ادب اور نامہذب ہوں حالانکہ یہ محض افتراء ہے"۔

(3)......نواب وحید الزمان حیدر آبادی:

(۱)- غیر مقلدین کے ہاں "نواب اہل حدیث" کے لقب سے مشہور نواب وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا ہے کہ:

"خصوصاً امام اعظم کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے ان کا تو قول یہ ہے کہ: ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اس طرح صحابی کا قول بھی"۔

(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 366 کتاب الجیم باب الجیم مع الھاء مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت اگست 2005)

(۲)- اسی نواب وحید الزمان حیدر آبادی نے ایک اور مقام پر یوں لکھا:

"ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم وفضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک، اور دوسرے ائمہ ہیں"۔

(لغات الحدیث جلد2 صفحہ 652 کتاب الصاد باب الصاد مع الواو مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت اگست 2005)

(۳)- مزید یوں لکھا:

"اہل حدیث، قیاس پر عمل کرنے والوں کو بھی اصحاب الرائے کہتے ہیں چنانچہ امام اعظم کو "امام اہل الرائے" کہتے ہیں، حالانکہ ان کا اصول یہ ہے کہ ضعیف اور مرسل احادیث بلکہ اقوالِ صحابہ بھی قیاس اور رائے پر

مقدم ہیں"۔

(لغات الحدیث جلد 2 صفحہ 42 کتاب الراء المهمله باب الراء مع الهمزه مطبوعه نعمانی کتب خانه حق سٹریٹ اردو بازار لاهور تاریخ اشاعت اگست 2005)

(4)......نواب علی حسن خان بھوپالی:

(۱)- نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے بیٹے نواب علی حسن خان بھوپالی نے لکھا

"امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کو ائمہ اربعہ اجتہاد میں شرف تقدم حاصل ہے"۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرتِ والا جاهی حصہ چہارم صفحہ 6 مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو)

(۲)- اسی صفحہ پر مزید یوں لکھا:

"ان لوگوں کے نزدیک جو زمانہ امام اعظم میں بعض صحابہ کا موجود ہونا تسلیم کرتے ہیں"۔

(۳)- صفحہ 5 پر مزید یوں لکھا ہے کہ:

"خاص مذہب حنفی میں ہر مسئلہ مطابق مذہب اہل حدیث موجود ہے اگر قیدِ مذہب حضرت امام اعظم یا امام ابو یوسف اور امام احمد کی اٹھادی جائے"۔

(۴)- اسی کتاب کے صفحہ 7 پر یوں لکھا:

"اس صورت میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تبع تابعین میں داخل ہیں"۔

(۵)- صفحہ 7 پر ہی یوں لکھا:

"اگر یہ حاملانِ علوم نبوت وناقلانِ روایاتِ ملت مطعون ومجروح قرار

دیئے جائیں اور ان کی شان میں سوءِ ظن روا رکھا جائے تو پھر وہ کون ہے جس پر سلف صالحین کا اطلاق کیا جائے، یہ حسنِ عقیدت اور ارادت صرف امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، جو تمام مجتہدین میں علم و فضل و عمل کے لحاظ سے اول درجہ رکھتے ہیں''۔

(۶)- صفحہ 8 پر یوں لکھا ہے:

''حضرت امام اعظم، عالم، عابد، زاہد، متورع، متقی، دائم التضرع الی اللہ تعالیٰ اور کثیر الخشوع تھے''۔

(۷)- نیز صفحہ 8 اور 9 پر یوں لکھا ہے:

''پس اگر امام اعظم نے بعض صحابہ کے مطابق روایتِ حدیث کم کی تو اس میں کون سی قباحت لازم آئی''۔

(۸)- صفحہ 12 اور 15 پر یوں لکھا:

''حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ''۔

(۹)- صفحہ 16 پر یوں لکھا ہے کہ:

''حضرت امام اعظم اتباع حدیث کو خاص اپنا مذہب قرار دیتے ہیں''

(5)...... مولوی ثناء اللہ امرتسری:

(۱)- مخالفین کے ہاں ''شیخ الاسلام'' کے لقب سے مشہور ہونے والے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا:

''حضرت امام اعظم کے شاگردِ رشید امام ابو یوسف اور بھی آپ کے کئی جلیل القدر تلامذہ (ہیں)''۔

(اھل حدیث کا مذھب صفحہ 61 مطبوعہ دار الکتب السلفیہ شیش محل روڈ لاھور طبع اول مئی 2006)

(رسائل ثنائیہ صفحہ 63 مطبوعہ مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاھور طبع دوم فروری 2011)

(۲)- اسی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے فتاویٰ میں یوں لکھا:

''عبد اللہ بن مبارک (شاگرد امام اعظم)''۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد 1 صفحہ 493 باب دوم نماز اور اسکے متعلقات اشاعت جولائی 2010 مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاھور)

(۳)- تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا:

''یہ اشارہ ہے امام اعظم صاحب کی طرف''۔

(۴)- اسی فتاویٰ کے صفحہ 494 میں یوں لکھا:

''عطاء کے متعلق امام اعظم فرماتے ہیں: ما رأیت فیمن لقیت افضل من عطاء یعنی عطاء سے افضل میں نے کسی کو نہیں دیکھا''۔

(6)...... ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی:

(۱)- ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی غیر مقلد نے یوں لکھا ہے:

''یہی مذہب امام اعظم کا ہے اور تمام ائمہ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا''۔

(تراجم علماء حدیث ھند صفحہ 371 علماء جون پور مطبوعہ مکتبہ اھل حدیث ٹرسٹ کورٹ روڈ کراچی)

(۲)- اسی کتاب کے صفحہ 477 میں یوں لکھا:

''امام اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ''۔

(7)...... مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی:

(۱)- غیر مقلدین کے ہاں ''امام العصر'' کے لقب سے مشہور مولوی محمد ابراہیم

میر سیالکوٹی نے لکھا:

"امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی الملقب بامام اعظم علیہ الرحمۃ والرضون...... امام احمد علیہ الرحمۃ کو جن کا ذکرِ خیر ان شاء اللہ آگے آئے گا، جب قرآن شریف کے غیر مخلوق کہنے پر خلیفہ وقت نے سخت سزا دی تو اس وقت آپ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کر کے رویا کرتے تھے اور ان کے حق میں دعاءِ رحمت کیا کرتے تھے"۔

(احکام المرام باحیاء مأثر علماء اسلام، باب اول صفحہ 54 مطبوعہ سبحانی اکیڈمی اردو بازار لاہور طبع ثانی 1992)

(۲)-اسی ابراہیم میر سیالکوٹی نے حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یوں لکھا:

"حافظ ذہبی اپنی دوسری کتاب "تذکرۃ الحفاظ" میں آپ کے ترجمہ کے عنوان کو معزز لقب "امام اعظم" سے مزین کر کے آپ کا جامع اوصافِ حسنہ ہونا ان الفاظ میں ارقام فرماتے ہیں: "کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان لایقبل جوائز السلطان بل یتجر ویکتب" (تذکرۃ جلد1 صفحہ 151) "آپ (دین کے) پیشوا صاحبِ ورع، نہایت پرہیزگار عالمِ باعمل تھے (ریاضت کش) عبادت گزار تھے، بڑی شان والے تھے بادشاہوں کے انعامات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کر کے اور اپنی روزی کما کر کھاتے تھے"۔

(تاریخ اهل حدیث صفحہ 79 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی اشاعت 2011)

(۳)-اسی کتاب کے صفحہ 85، 86 پر آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق یوں نقل کیا:

"حافظ شمس الدین ذہبی جیسے ناقد الرجال "امام اعظم" کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں"۔

(۴)-نیز صفحہ 73 پر یوں لکھا:

"حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ"۔

(۵) اسی کتاب کے صفحہ 143 پر امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا:

"امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت"۔

(8)......مولوی محمد ادریس بھوجیانی:

(۱)-مولوی محمد ادریس بھوجیانی غیر مقلد نے لکھا:

"آپ کا اسمِ گرامی: نعمان، کنیت: ابوحنیفہ، لقب: امام اعظم"۔

(اربابِ علم وفضل صفحہ 42 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ نزد لطیف ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ طبع اول اکتوبر 1987)

(۲)-اسی کتاب کے صفحہ 41 پر یوں لکھا:

"......شاگردوں میں حضرت امام موسیٰ کاظم، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، حضرت امام ثوری قابلِ ذکر ہیں"۔

(9)......حکیم محمد صادق سیالکوٹی:

(۱)-غیر مقلدین کے "حکیم ومولانا" صادق سیالکوٹی نے لکھا:

"تائیدِ ایزدی سے آپ علم کی معراج کو پہنچ گئے آپ کے ہم عصر لاینحل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے علم کی خوبیوں اور بلندیوں کے سبب آپ امام اعظم کے لقب سے مشہور ہو گئے بہت سے لوگوں نے آپ سے علم کی دولت پائی"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 238 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت جنوری 2000)

(۲)-حکیم صادق سیالکوٹی نے "امام اعظم کے استاد کی شہادت" کا عنوان کا

قائم کر کے لکھا:

"امام اعظم اپنے استادِ گرامی کے متعلق فرماتے ہیں: ما رأیت مثله (میزان ذہبی) یعنی میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا"۔

(صلوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 197 مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار گوجرانوالہ

(تسہیل الوصول الی تخریج وتعلیق صلوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 164 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور، تاریخ اشاعت جولائی 2005

(10)......مولوی داؤد غزنوی:

(۱)- مخالفین کے "ثقہ عالم" مولوی داود غزنوی نے تحریر کیا:

"پھر کسی جگہ ان کا ذکر امام اعظم کے نام سے کرتے ہیں کسی جگہ "سیّدنا امام ابوحنیفہ" کہہ کر ادب واحترام سے کرتے ہیں اور "حضرت الامام الاعظم" ......"۔

(حضرت مولانا داود غزنوی صفحہ 378 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت ثانی اکتوبر 1994)

(۲)- اسی داود غزنوی نے تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا:

"نواب صدیق حسن خان جن کا ذکر بعض حلقوں میں اہانت اور تحقیر کے ساتھ کیا جاتا ہے اپنی مشہور تصنیف "الحطة فی ذکر الصحاح الستة" میں تبع تابعین کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یہ تیسرا طبقہ ہے اور اس طبقے کے اکابر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

منهم الامام جعفر الصادق وابو حنيفة النعمان بن ثابت الامام الاعظم ومالك والاوزاعي والثوري وابن جريج

ومحمد بن ادريس الشافعي وغيرهم وهذه الطبقات الثلاثة هي المشهود لها بالخير على لسان نبينا صلى الله عليه وسلم ...... وهم الصدر الاول والسلف الصالح والمحتج بهم في كل باب (صفحہ 42)

کہ ان تبع تابعین میں سے امام جعفر صادق، امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام اوزاعی وغیرھم ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ تین زمانے (صحابہ، تابعین، تبع تابعین) خیر وبرکت کے ہیں اور یہی اسلام کے صدرِ اول اور ہمارے سلف صالح ہیں جن سے ہر باب میں سند پیش کی جاسکتی ہے"۔

(حضرت مولانا داود غزنوی صفحہ 378، 379 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت ثانی اکتوبر 1994)

(11)......مرزا حیرت دہلوی:

مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد نے لکھا:

"ہر قوم میں جو ممتاز لوگ ہو گئے ان کا ثانی کئی صدی میں بھی مشکل سے دیکھنے میں آیا مثلاً اسلام میں چار امام اور بڑے بڑے مفسر گزرے ہیں مگر فطرت نے ان کے گزرنے کے بعد کسی کو یہ شانِ علمی نہیں بخشی نہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سا کوئی پیدا ہوا نہ امام شافعی اور امام مالک اور حنبل کا ثانی دیکھنے میں آیا"۔

(حیاتِ طیبہ سوانح عمری شاہ اسماعیل شہید صفحہ 39 مطبوعہ اسلامی اکادمی ناشرانِ کتب اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت مئی 1984)

(12)......اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی:

(۱)- غیر مقلدوں اور دیوبندیوں کے مسلمہ "امام وشہید" اسماعیل دہلوی نے یوں کہا:

"آپ کا اصلی نام نعمان ہے اور کنیت ابوحنیفہ ہے اور لقب "امام اعظم" ہے اور شجرہ نسب یہ ہے: نعمان بن ثابت بغا زوطی بن ماہ بن عسکر بن خطیان ابن شہ ہے، آپ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے"۔

(حیات طیبہ سوانح عمری شاہ اسماعیل شہید صفحہ 84 مطبوعہ اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور، تاریخ اشاعت مئی 1984)

(۲)-اسی کتاب کے صفحہ 85 پر اسماعیل دہلوی کا یہ قول منقول ہے:

"سب سے زیادہ فخر حضرت امام باقر علیہ السلام کے حلقۂ درس میں شامل ہونے کا امام اعظم کو حاصل ہوا"۔

(13)......مولوی بدر الزمان غیر مقلد:

مولوی بدر الزمان (نیپالی) غیر مقلد نے اپنے مضمون "تنقیح۔ تحقیق۔ تعلیق حیاتِ حضرت امام ابوحنیفہ پر مولانا کے حواشی" میں لکھا:

"امام اعظم رحمہ اللہ کی طرف اس قول کی نسبت کی صحت"۔

(اشاعت خاصِ ہفت روزہ الاعتصام لاہور، بیاد مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صفحہ 713، مقام اشاعت 31 شیش محل روڈ لاہور، طبع اول محرم الحرام 1426ھ مارچ 2005)

(14)......عبدالمتین میمن جونا گڑھی:

مولوی میمن جونا گڑھی غیر مقلد نے اپنی کتاب میں یوں باب قائم کیا:

"امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ"۔

(حدیثِ خیر و شر صفحہ 235 مطبوعہ دار الدعوۃ الاثریہ دھلی کالونی کراچی تاریخ اشاعت مارچ 1989ء)

(15)......مولوی فضل حسین بہاری:

(۱)- غیر مقلدین کے "شیخ الکل ومحدّث جلیل" میاں نذیر حسین دہلوی کے

شاگرد رشید مولوی فضل حسین بہاری نے لکھا ہے کہ:

"آخر خطبہ میں ایک طرف کی تحلیف موجود ہے کہ ائمہ اربعہ کے دین کے مددگار اور پشت پناہ ہونے کا انکار سوائے معاند کے دوسرا کر ہی نہیں سکتا، یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ جو شخص امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو "امامنا وسیّدنا ابوحنیفہ النعمان" لکھے وہ کبھی ان کی اسائتِ ادب کر سکتا ہے؟ ہر گز نہیں"۔

(الحیات بعد الممات صفحہ 295 مطبوعہ المکتبۃ الاثریہ جامع اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ طباعتِ ثانی دسمبر 1984)

(۲)-صفحہ 296 پر مزید یوں لکھا:

"امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ"۔

(16)......ابوالقاسم سیف بنارسی:

(۱)-ابوالقاسم سیف بنارسی غیر مقلد نے لکھا ہے:

"پھر خلف کے لوگ جو امام اعظم کی طرف قواعد منسوب کرتے ہیں"۔

(دفاع صحیح بخاری صفحہ 350 مطبوعہ ام القریٰ پبلیکیشنز سیالکوٹ روڈ فتومنڈ گوجرانوالہ طبع اول ستمبر 2009)

(۲)-سیف بنارسی صفحہ 351 پر مزید لکھتا ہے کہ:

"امام اعظم بھی فرمایا کرتے تھے: هم رجال ونحن رجال"۔

(۳)-صفحہ 270 پر یوں لکھا:

"ہاں اگر امام اعظم کی بابت یہ کہا جائے"۔

(۴)-صفحہ 263 پر یوں لکھا ہے:

"امام اعظم کے نزدیک عمل قلب ولسان کو ایمان کہتے ہیں"۔

(۵)-نیز صفحہ 850 پر مزید یوں لکھا:

''امام اعظم سے پوچھا گیا''۔

(۶)-صفحہ 741 پر یوں لکھا:

''امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا''۔

(17)......ابوصہیب داود ارشد:

غیر مقلدین کے ''محقق جدید'' ابوصہیب محمد داود ارشد نے ''سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے حاشیہ میں حضور سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ''امام اعظم'' لکھا ہے۔

(حاشیہ سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 189 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت اکتوبر 2004)

(18)......مولوی محمد یوسف جے پوری:

غیر مقلدین کے مولوی محمد یوسف جے پوری نے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا:

''امام ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف صفحہ 151 میں نقل فرمایا: ''ابوحنیفۃ الامام الاعظم فقیہ العراق کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان'' حضرت ابوحنیفہ بڑے امام ہیں، عراق کے فقیہ ہیں، آپ امام تھے، پارسا تھا، عالم تھے، عامل تھے، عبادت کرنے والے بڑی شان والے تھے''۔

(حقیقۃ الفقہ صفحہ 183 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس شیش محل روڈ لاہور)

نوٹ: اس کتاب کی تصحیح ونظر ثانی غیر مقلدین کے حضرت مولانا محمد داؤد راز

گوڑ گانوی نے کی ہے۔

(19)......مولوی عبدالسلام بستوی:

(۱)-غیر مقلد مولوی عبدالسلام بستوی نے یوں لکھا:

''حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کپڑے کی تجارت کرتے تھے

(اسلامی خطبات جلد 1 صفحہ 531)

(۲)-دوسرے مقام پر یوں لکھا ہے کہ:

''آپ کی عبرت ونصیحت کے لئے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت سناتے ہیں''۔

(اسلامی خطبات جلد 1 صفحہ 284)

(20)......مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی:

مولوی زبیر علی زئی کے ''استاذ الاساتذہ'' مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

''علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی:748ہجری) ان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ امام اعظم فقیہ عراق امام متورع عالم عامل متقی اور کبیر الشان تھے''۔

(سیرتِ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 47 مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز قذافی مارکیٹ لاہور)

(21)......پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری:

مؤرخ وہابیہ محمد اسحاق بھٹی نے معروف وہابی عالم پروفیسر حافظ عبد اللہ بہاولپوری کے حالات وواقعات تحریر کرتے ہوئے لکھا:

''کسی آدمی نے بہاولپوری سے ایک مسئلہ دریافت کیا تو اس کے جواب

میں بہاولپوری نے جواباً کہا: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جو فقہ حنفی کی اولین کتاب "الفقہ الاکبر" میں درج ہے......اسے امام اعظمؒ کا یہ قول کتاب سے دکھایا گیا"۔

(کاروانِ سلف صفحہ 333 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار کوتوالی روڈ فیصل آباد اشاعت اگست 2012)

(22)......مولوی عبدالجبار غزنوی:

مولوی رمضان یوسف سلفی غیر مقلد نے مولوی عبدالجبار غزنوی کے متعلق یوں نقل کیا:

"آپ کو حدیث شریف کے جملہ مالہ وماعلیہ پر بہت عبور وملکہ ہے آپ کو علمائے محدثین ومجتہدین وفقہائے مذاہب اربعہ وائمہ اربعہ امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل سے نہایت محبت ہے، سب کو تعظیم وتکریم کیساتھ یاد کرتے"۔

(مولانا عبد الوھاب محدث دھلوی اور ان کا خاندان صفحہ 43،44 مطبوعہ مرکزی دارالامارۃ جماعت غرباء اھل الحدیث پاکستان، اشاعت اول جنوری 2010)

(23)......ابوالحسنات علی محمد سعیدی:

ابوالحسنات علی محمد سعیدی غیر مقلد (مہتمم سعیدیہ خانیوال ضلع ملتان) نے مختلف وہابی علماء کے فتاویٰ جات کو "فتاویٰ علماء حدیث" کے نام سے ترتیب دیتے ہوئے لکھا:

"نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک صاحبین کے بہر حال وہ مسجد زیر دکانیں حکمِ مسجد میں ہوں گی"۔

(فتاویٰ علماء حدیث جلد 2 صفحہ 33 کتاب الصلوٰۃ حصہ اول طبع سوم

جنوری 2011 مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی بالمقابل جلال دین ھسپتال نیو اردو بازار لاھور)

(24)......ابومعاویہ عبدالرحمٰن منیر راجووالوی:

مولوی ابومعاویہ عبدالرحمٰن منیر راجووالوی غیر مقلد نے مختلف وہابی علماء کے مضامین کو ترتیب دیا ہے، اپنی اس کتاب کے صفحہ 56 اور 70 میں اس نے حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو "امام اعظم" لکھا۔

(حقانیتِ مسلکِ اھل حدیث صفحہ 56 طبع اول 2000 مطبوعہ ملک سنز پبلیشرز کارخانہ بازار فیصل آباد)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا خاندان غیر مقلدین کی نظر میں)

خاندان اور نسب:

(۱)۔حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے آپ کے داداجان کے متعلق یوں لکھا ہے کہ: رحمۃ اللہ علیہ

''آپ کے دادا زوطی نے حضرت علی کرم اللہ وجھہ کے عہدِ خلافت میں اسلام قبول کیا آپ کے والد ثابت اسلام میں پیدا ہوئے''۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 236تاریخ اشاعت جنوری2000، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)۔مولوی عبدالمنان نورپوری غیر مقلد نے لکھا:

''ان کے والد گرامی کا نام ثابت ہے، دادا کا نام زوطی، پردادا کا نام ماہ ہے تو نسب اس طرح بنے گا: امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ''۔

(مقالات نور پوری صفحہ168، عنوان مقالہ: ائمہ اربعہ رحمھم اللہ تبارک وتعالیٰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

(۳)۔مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ:

''شجرہ نسب یہ ہے کہ: نعمان بن ثابت بفا زوطی بن ماہ بن عسکر بن خفیان ابن شہ ہے...... آپ کے والد ثابت پہلے پہل حضرت کی خدمت میں

کوفہ حاضر ہوئے اور علاوہ اور تحائف عجمیہ کے آپ نے خاگینہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فرمائش سے اپنے باورچی سے پکوا کے پیش کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خاگینہ اور عجمی تحفے لے کے بہت خوش ہوئے اور ثابت کو دعائے خیر دی''۔

(حیاتِ طیبہ شاہ اسماعیل شہید صفحہ 84تاریخ اشاعت مئی 1984، مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

دعائے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مصداق:

نواب علی حسن خان غیر مقلد نے نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے حوالے سے لکھا:

''حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ثابت جب صغرسنی میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے حق میں اور ان کی ذریت کے حق میں دعاء برکت دی، حضرت امام فرماتے ہیں کہ: ہم اپنے حق میں قبولیتِ دعاء کے امیدوار ہیں''۔

(مآثرِ صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاہی حصہ چہارم صفحہ 7،8طبع 1924، مطبع منشی نولکشور لکھنو)

خاندانی پیشہ:

(۱)۔حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

''آپ نساج تھے رحمۃ اللہ علیہ ریشمی پارچہ جافی کا بہت بڑا کارخانہ آپ کے گھر میں تھا اور پشت ہا پشت سے کپڑے کی تجارت کا یہ کام آپ کے خاندان میں ہوتا چلا آتا تھا، شروع شروع میں آپ بھی اپنے آبائی پیشے

میں مصروف رہے"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 236 تاریخ اشاعت جنوری 2000، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

نیز سیالکوٹی غیر مقلد نے "آپ نساج تھے رحمۃ اللہ علیہ" کے حاشیہ میں یوں لکھا ہے:

"حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یأکل من عمل یدیه وان نبی اللہ داود کان یأکل من عمل یدیه (بخاری)، نہیں کھایا کسی نے کوئی کھانا بہتر اس سے کہ کھائے اپنے ہاتھ کے کسب سے اور تحقیق اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کھاتے تھے اپنے ہاتھوں کے عمل سے۔

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے لوہے کی زرہ بنا کر بیچتے تھے اور یہ کمائی کھاتے تھے معلوم ہوا دستکاری انبیاء کی سنت ہے"۔

(ایضا صفحہ 236)

(۲)-مولوی عبدالمنان نور پوری غیر مقلد نے یوں لکھا:

"امام ابوحنیفہ بہت بڑے سوداگر تاجر تھے، تجارت کا کام کرتے تھے، شوق پیدا ہوا کہ علم حاصل کرنا چاہیے تو علم میں بھی کمال حاصل کیا"۔

(مقالات نور پوری صفحہ 168، عنوان مقالہ: ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تبارک وتعالیٰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

فصل

(آپ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ غیر مقلدین کی نظر میں)

تعلیم اور اساتذہ کا ذکر:

(۱)-مولوی اسماعیل دہلوی نے کہا:

"امام صاحب کا زمانہ بچپن و جوانی ایک پُر آشوب زمانہ تھا، ایسے زمانہ میں بعض وجوہ سے آپ علم کلام کی طرف متوجہ ہوئے مگر بعد ازاں چند اصحاب کی ترغیب سے آپ اول حماد کے حلقہ درس میں شامل ہوئے، حماد نے 120 ہجری میں وفات پائی، گو ابھی امام ابوحنیفہ کو پورا حدیث میں ملکہ نہیں ہوا تھا، پھر بھی چسکا لگ گیا تھا اور آپ اس قابل ہو گئے تھے کہ فقہی مسائل کی جن کی اس زمانہ میں ضرورت تھی کچھ جانچ پڑتال کرتے، اس کے بعد آپ نے قتادہ کی شاگردی کی، پھر آپ نے سلیمان وسالم بن عبداللہ سے حدیث پڑھی، سلیمان حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جو رسول اللہ کی ازواج مطہرات میں سے تھیں غلام تھے اور فقہائے سبعہ میں فضل وکمال کے لحاظ سے ان کا دوسرا نمبر تھا، پھر بیروت میں (جو بندر دمشق ہے) اوزاعی سے تعلیم حدیث پائی، اس کے بعد سب سے زیادہ فخر حضرت امام باقر علیہ السلام کے حلقہ درس میں شامل ہونے کا امام اعظم کو (شرف) حاصل ہوا"۔

(حیاتِ طیبہ شاہ اسماعیل شہید صفحہ 84، 85 تاریخ اشاعت مئی 1984، مطبوعہ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)

(۲)۔حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے یوں لکھا ہے:

"آپ نے فقہ کا علم حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے حاصل کیا اور حدیث عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ، ابو اسحاق رحمہ اللہ، محمد بن منکدر رحمہ اللہ، ہشام بن عروہ رحمہ اللہ، نافع مولیٰ ابن عمر وغیرھم سے سماعت کی"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 237 تاریخ اشاعت جنوری 2000، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۳)۔مولوی عبدالمنان نور پوری غیر مقلد نے لکھا ہے:

"کتابوں میں بھی لکھا ہوتا ہے: تفقه علی حماد بن ابی سلیمان، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حماد بن ابی سلیمان کے پاس فقیہ بنے ہیں، ان سے انہوں نے فقہ حاصل کی ہے، حماد بن ابی سلیمان کے علاوہ بھی ان کے استاذ اور شیخ تھے، جن سے انہوں نے فقہ اوت تعلیم حاصل کی ہے، عطاء بن ابی رباح، موسیٰ بن ابی عائشہ، نافع مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ، ہشام بن عروہ اور بھی بہت سارے اس وقت کے شیخ ہیں جن سے امام صاحب نے علم حاصل کیا ہے"۔

(مقالات نور پوری صفحہ 170، عنوان مقالہ: ائمہ اربعہ رحمھم اللہ تبارک وتعالیٰ مطبوعہ ادارہ تحقیقات سلفیہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت غیر مقلدین کی نظر میں)

اعلیٰ کردار:

نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"الامام ابوحنيفة النعمان بن ثابت رضي الله عنه...... كان عالما عاملا زاهدا عابدا ورعا تقيا، كثير الخشوع دائم التضرع الى الله تعالىٰ، واراد ابوجعفر المنصور ان يوليه القضاء فحلف ان لا يفعل فأمر به الى الحبس وكان يزيد بن عمر بن هبيرة الفزارى امير العراقين اراده ان يلى القضاء بالكوفة ايام مروان بن محمد آخر ملوك بنى امية فأبى عليه فضربه مائة سوط وعشرة اسواط كل يُوم عشرة اسواط وهو على الامتناع فلما رأى ذالك خلى سبيله".

(نواب صدیق حسن خان بھوپالی: التاج المكلل من جواهر مآثر الطراز الآخر صفحہ 131 مطبوعہ دار السلام ریاض)

ترجمہ:امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ عالم باعمل، متقی،

پرہیزگار، بہت زیادہ عبادت کرنے والے، نماز میں مکمل سکون اختیار کرنے والے، ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طرف عاجزی رکھنے والے تھے، خلیفہ ابوجعفر منصور نے آپ کو قاضی بنانے کا ارادہ کیا تو آپ نے قسم کھالی کہ نہیں بنیں گے تو اس نے قید کرنے کا حکم دیدیا، یزید بن عمر بن ہبیرہ فزاری جو عراقیوں کا امیر تھا اس نے بنوامیہ کے آخری حکمران مروان بن محمد کے زمانہ میں آپ کو قاضی بنانا چاہا آپ نے انکار کردیا تو اس نے 110 کوڑے لگوائے روزانہ دس کوڑے لگتے لیکن آپ اپنے انکار پر مصر رہے، اس نے یہ اصرار دیکھا تو چھوڑ دیا۔

غیر مقلدین کے مجدد ومحدث نواب صدیق حسن خان بھاپالی کے اس حوالہ سے ثابت ہوا کہ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ باعمل کثرت سے عبادت کرنے کے عادی، حکمرانوں کے اصرار کے باوجود حکومتی عہدوں کو قبول نہ کرنے والے اور جرأت واستقامت کے پہاڑ تھے۔

مشکوک لقمہ تک آپ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں نہیں گیا:

حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا ہے:

"شروع شروع میں آپ بھی آبائی پیشے میں مصروف رہے، حلال کی روزی کما کر کھائی آپ کی گٹی میں تھی مشکوک لقمہ تک آپ کے پیٹ میں نہیں گیا"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 236، 237 تاریخ اشاعت جنوری 2000، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ عامل بالحدیث تھے:

مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے لکھا:

"امام (ابوحنیفہ) صاحب کی حیات پر نگاہ ڈالی جائے تو راز بے نقاب

ہوگا کہ آپ عامل بالحدیث تھے اور خلاف قرآن وسنت ایک قدم آگے بڑھنا کسی صورت گوارہ نہ کرتے تھے"۔

(سیرتِ ثنائی صفحہ 56 اشاعتِ اول مئی 1989 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ خوف الٰہی سے لبریز اور فرشتہ خصلت انسان تھے:

مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا:

"آپ بڑے عابد، زاہد، خداترس، متقی، پرہیزگار تھے، دل ہر وقت خوف الٰہی سے لبریز رہتا تھا، اللہ کے حضور تضرع کرتے رہتے اور بہت کم بولتے تھے، بڑے سلیم الطبع، بلند اخلاق، پسندیدہ طبیعت، منکسر المزاج، ملنسار، بردبار، عالم باعمل اور فرشتہ خصلت انسان تھے، تقویٰ اور خوفِ خدا آپ کی ذات میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، دیانت آپ کی مسلّم تھی"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 238 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

نماز میں آپ رضی اللہ عنہ کے خشوع وخضوع کا عالم:

مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نماز کے عنوان کے تحت لکھا ہے:

"اقامتِ صلوٰۃ میں 4 چیزوں کو پیشِ نظر رکھنا نہایت ضروری ہے!

(۱)- پابندیء وقت، (۲)- تعدیلِ ارکان یعنی رکوع، سجود، قیام وغیرہ میں اعتدال، (۳)-خشوع وخضوع، (۴)-باجماعت نماز پڑھنا۔

امام صاحب کو ان چاروں کا خیال رہتا تھا اور شاید ہی کوئی ایسی نماز ہو جس میں امام صاحب نے کسی ایک چیز کو ترک کیا ہو"۔

ان چیزوں کو پیشِ نظر نہ رکھنے والوں کو تنبیہ کرنے کے بعد امام صاحب رحمہ اللہ کی نماز کے بارے میں مزید لکھتے ہیں:

"حالانکہ امام صاحب اتنی آہستہ اور آرام سے نماز پڑھا کرتے تھے کہ آج کوئی اہلِ حدیث اتنی آرام سے نماز نہ پڑھتا ہوگا اور آپ پر نماز میں وہ رقت طاری ہوتی اور ایسا خشوع پیدا ہوتا کہ آج اس کا تصور بھی محال ہے"۔

(سیرت امام ابوحنیفہ صفحہ 19،18 مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز قرافی مارکیٹ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ بہت سخی اور مسلمانوں کے غمخوار تھے:

غیر مقلدین کے "مجدد" نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا:

"وکان ابوحنیفة حسن الوجه، حسن المجلس، شدید الکرم، حسن المواساة لاخوانه، احسن الناس منطقا واحلاهم نغمة،

ترجمہ: اور امام ابوحنیفہ خوبصورت شکل وصورت کے مالک تھے اور اچھی مجلس والے تھے بہت زیادہ سخی اور مسلمانوں کی غمخواری کرنے والے تھے، اچھی گفتگو کرنے والے اور خوبصورت آواز والے تھے"۔

(التاج المکلل صفحہ 131 مطبوعہ مکتبہ دارالسلام الریاض)

آپ رضی اللہ عنہ مؤثر شخصیت اور امام جہاں تھے:

مولوی محمد اسماعیل سلفی غیر مقلد نے یوں لکھا:

"حضرت امام رحمہ اللہ کو جہاں دین کے فقہی معاملات میں اعجازی مقام حاصل تھا وہاں وہ وقت کی سیاسیات سے بھی بے خبر نہ تھے، وہ ان

مؤثرات کو خوب سمجھتے تھے جن سے ایک غلط حکومت ماحول کو متاثر کر سکتی ہے اس لئے حضرت امام جہاں اپنے دارالافتاء میں مجتہدانہ انداز سے کتاب وسنت کے بعض مقاصد کی تکمیل فرماتے تھے وہاں ایک ماہر سیاست دان کی طرح حکومتِ وقت کی نارسائیوں اور کمزوریوں سے بھی واقف اور باخبر تھے اور حکومت بھی اس مؤثر شخصیت اور اس کے دور رس اثرات سے واقف تھی، حضرت امام کی قوتِ نفوذ اور عوام میں حضرت امام کی مقبولیت حکومت سے پوشیدہ نہ تھی اور نہ ہی حضرت امام اپنی ہمہ گیر قوت سے بے خبر تھے، اس لئے ناممکن تھا کہ: کوئی موقعہ حضرت امام کی نظروں سے اوجھل ہوجائے"۔

(فتاویٰ سلفیہ صفحہ 141 طبع اول 1987 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس 2 شیش محل روڈ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کا حافظہ بلا کا تھا:

حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا:

"اللہ تعالیٰ جب کسی سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اس کی طبیعت میں اس کا رجحان ومیلان پیدا کردیتا ہے، آپ کی طبیعت یک لخت پلٹا کھایا اور آپ تحصیلِ علم کی طرف مائل ہوگئے، حافظہ بلا کا تھا، طبیعت علم کو ایسے جذب کرتی گئی جیسے آگ پانی کو"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 237 تاریخ جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا دینی مقام غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ آئینی شخصیت تھے:

غیر مقلدین کے ”شیخ الحدیث واستاذ العلماء“ محمد اسماعیل سلفی نے ”سیدنا الامام“ سرخی قائم کر کے لکھا ہے:

”جس قدر یہ زمین سنگلاخ تھی اسی قدر وہاں اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے ایک آئینی آدمی کی ضرورت تھی جسکے علم وعقل کی پنہائیاں اس سرزمین مفاسد کو سمیٹ لیں میری ناقص رائے میں یہ آئینی شخص حضرت امام ابوحنیفہ تھے جن کی فقہی موشگافیوں نے اعتزال وتجہم کے ساتھ رفض وتشیع کو بھی ورطۂ حیرت میں ڈال دیا، اللھم ارحمہ واجعل الجنۃ الفردوس مأ واہ“۔

(فتاوی سلفیہ صفحہ 141 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس 2 شیش محل روڈ لاہور طبع اول 1987)

آپ رضی اللہ عنہ جیسا بعد میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا:

مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد نے یوں لکھا:

”ہر قوم میں جو ممتاز لوگ ہو گئے، اُن کا ثانی کسی صدی میں بھی مشکل سے دیکھنے میں آیا، مثلاً اسلام میں چار امام اور بڑے بڑے مفسر گزر گئے، مگر

فطرت نے ان کے گزرنے کے بعد کسی کو یہ شان علمی نہیں بخشی، نہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سا کوئی پیدا ہوا، نہ امام شافعی اور امام مالک اور حنبل کا ثانی دیکھنے میں آیا“۔

(حیات طیبہ شاہ اسماعیل شہید صفحہ 39 تاریخ اشاعت مئی 1984 مطبوعہ اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ ہمارے عظیم پیشوا ہیں:

(۱)- غیر مقلدین کے ”شیخ الکل، محدث جلیل“ میاں نذیر حسین دہلوی نے اپنی کتاب کے ”باب اول: بیچ فضائل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے“ عنوان کے تحت لکھا:

”اقول: ہر چند کہ فضائل سے امام صاحب کے ہم کو عین عزت اور فخر ہے اس لئے کہ وہ ہمارے پیشوا ہیں“۔

(معیار الحق صفحہ 29 مطبوعہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساھووالہ سیالکوٹ تاریخ اشاعت مئی 2007ء)

(۲)- مولوی فضل حسین بہاری غیر مقلد نے وہابی ”شیخ الکل“ میاں نذیر حسین دہلوی کے حوالے سے یوں لکھا ہے:

”امام صاحب کے وہ فضائل جو واقعی اور سند صحیح سے ثابت ہوں میرے لئے عین باعث عزت وفخر ہیں کیونکہ وہ ہمارے پیشوا تھے اور ہم امور حق میں ان کے پیرو ہیں“۔

(الحیات بعد الممات صفحہ 296 طباعت دوم دسمبر 1984ء مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ جامع اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ)

(۳)- عبد الرشید عراقی غیر مقلد نے مولوی نذیر حسین دہلوی کے ہی حوالے سے یوں تحریر کیا:

”ہمارا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے، ائمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں،

چاروں کو ہم حق پر سمجھتے ہیں، امام ابوحنیفہ کو اپنا پیشوا جانتے ہیں"۔

(حیاتِ نذیر صفحہ 82 طبع 2007 مطبوعہ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ بہت بڑے عالم اور متقی تھے:

حافظ عبدالمنان نورپوری غیر مقلد نے لکھا ہے:

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ...... کتنے بڑے عالم اور فقیہ بزرگ ہیں اور متقی نیک و پرہیزگار بھی ہیں، زمانہ بھی ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہے"۔

(مقالات نورپوری صفحہ 381 مقالہ ضعیف روایات مطبوعہ ادارہ تحقیقاتِ سلفیہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ)

آپ رضی اللہ عنہ امام المتقین ہیں:

غیر مقلد مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی نے لکھا:

"امام المتقین، سراج الساکین حضرت امام ابوحنیفہ"۔

(تجلیاتِ رمضان صفحہ 79 تاریخ شاعت اپریل 2006 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت وفقاہت مسلم ہے:

غیر مقلدین کے "امام العصر" حافظ محمد محدث گوندلوی کی کتاب "الاصلاح" پر غیر مقلدین کے ہی "فضیلۃ الشیخ" حافظ صلاح الدین نے مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں صلاح الدین نے لکھا ہے:

"امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی عظمت وفقاہت مسلم ہے اس میں دو رائے نہیں"۔

(الاصلاح صفحہ 15 مطبوعہ ام القری پبلی کیشنز گوجرانوالہ طبع دوم

جنوری 2011ء)

غیر مقلدین کا آپ رضی اللہ عنہ کو حنفیوں سے بڑھ کر ماننے کا دعویٰ:

غیر مقلدین کے امام مولوی محمد یوسف جے پوری نے "باب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب کے بیان میں تنبیہ" کے تحت لکھا ہے کہ:

"وہ حالات ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ جو افراط وتفریط سے محفوظ ہوں اس کو جناب امام رحمہ اللہ کی کسرِ شان پر محمول نہ فرمائیں ورنہ میرے نزدیک تو آپ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، جیسا کہ امام ذہبی نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ مطبوعہ دائرۃ المعارف صفحہ 151 میں نقل فرمایا ہے: "ابوحنیفة الامام الاعظم فقیه العراق کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان قال ابن المبارك افقه الناس وقال الشافعي الناس في الفقه عيال على ابي حنيفة وقال يزيد مارأيت احدا ورع ولا اعقل من ابي حنيفة "حضرت ابوحنیفہ بڑے امام ہیں، عراق کے فقیہ ہیں، آپ امام تھے، پارسا تھے، عالم تھے، عامل تھے، عبادت کرنے والے، بڑی شان والے تھے، ابن المبارک نے کہا: بڑے فقیہ تھے لوگوں میں، امام شافعی نے فرمایا کہ لوگ عیال تھے فقہ میں ابوحنیفہ کے، کہا یزید نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ پارسا اور عقل والا امام ابوحنیفہ سے"۔

(حقیقۃ الفقہ صفحہ 183، 184 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس 2 شیش محل روڈ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ قابلِ اعتماد معروف فقیہ ہیں:

غیر مقلدین کے "محدث العصر" مولوی یحییٰ گوندلوی نے لکھا ہے:

"امام صاحب کا شمار ان چند افراد میں سے ہے جن کے نام پر چوتھی صدی ہجری کے بعد مستقل مذاہب قائم کیے گئے اور ان کی فقاہت کو ان کے مقلدین نے حرفِ آخر اور قابلِ اعتماد خیال کیا، امام صاحب ایک معروف فقیہ ہیں، جن کے آج بھی لاتعداد مقلد ہیں"۔

(داستانِ حنفیہ صفحہ 39 مطبوعہ ادارۃ العلم شیش محل روڈ لاہور طبع اول 1995ء)

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار صلحائے امت میں:

مخالفین کے "استاذ الاساتذہ وحافظ" محمد عبداللہ غازی پوری نے لکھا:

"صلحائے امت میں سے کسی کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہوں یا اور کوئی، برا کہنا جائز نہیں، حدیث شریف میں عموماً اموات مسلمین صالحین کے برا کہنے سے نہی آئی ہے"۔

(مجموعہ فتاویٰ صفحہ 706 کتاب الادب مطبوعہ دار ابی الطیب للنشر والتوزیع گل روڈ حمید کالونی گوجرانوالہ اشاعت اول فروری 2015)

آپ رضی اللہ عنہ جلیل القدر، ذکی اور ذہین امام ہیں:

مؤرخ غیر مقلدین عبدالرشید عراقی نے اپنے مضمون "مولانا رحمہ اللہ اور ان کی علمی خدمات" میں لکھا ہے:

"امام ابوحنیفہ جلیل القدر امام اور فقیہ تھے، 80ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے، زہد و تقویٰ، ذکاوت و فطانت میں بلند مرتبہ پر فائز تھے، 150ھ میں آپ نے بغداد میں انتقال کیا"۔

(اشاعت خاص ہفت روزہ "الاعتصام لاہور" بیاد: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صفحہ 844 مقام اشاعت شیش محل روڈ لاہور، طبع اول محرم الحرام ۱۴۲۶ھ مارچ 2005)

آپ رضی اللہ عنہ کے علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں:

غیر مقلدین کے ہاں "نواب اہلحدیث" کے لقب سے جانے جانے والے مولوی وحید الزماں حیدرآبادی نے یوں لکھا ہے:

"ہمارے اماموں نے کہ جن کے کمال علم و فضل میں کوئی شبہ نہیں، جیسے امام اعظم ابوحنیفہ اور امام مالک اور دوسرے ائمہ ہیں"۔

(لغات الحدیث، کتاب الصاد باب الصاد مع الواو جلد 2 صفحہ 652 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ فقہ کے مشہور امام ہیں:

غیر مقلدین کے "محقق العصر" زبیر علی زئی نے لکھا ہے کہ:

"پانچویں صدی ہجری سے لیکر بعد والے زمانوں میں عام اہل حدیث علماء (محدثین) کے نزدیک امام ابوحنیفہ فقہ کے مشہور امام تھے اور یہی راجح ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: "فقیہ مشہور: یعنی امام ابوحنیفہ مشہور فقیہ تھے""۔

(فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام جلد 1 صفحہ 188 اشاعت جنوری 2011 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

فقہ میں لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے عیال ہیں:

(۱)۔ مشہور غیر مقلد مولوی محمد یوسف جے پوری نے سیدی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فقاہت کو امام شافعی اور امام عبداللہ بن مبارک کے اقوال کو نقل کر کے یوں تسلیم کیا ہے:

"وہ حالات ذکر کرنا چاہتا ہوں جو افراط و تفریط سے محفوظ ہوں اس کو جناب امام کی کسرِ شان پر محمول نہ فرمائیں...... ابن مبارک نے کہا:

بڑے فقیہ تھے لوگوں میں، امام شافعی نے فرمایا کہ: لوگ عیال تھے فقہ میں ابوحنیفہ کے"۔

(حقیقۃ الفقہ صفحہ 183 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس شیش محل روڈ لاہور)

(۲)-نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کے بیٹے نواب علی حسن خان غیر مقلد نے یوں لکھا ہے:

"امام شافعی فرماتے ہیں کہ: جو شخص فقہ میں تبحر حاصل کرلے وہ عیالِ ابوحنیفہ میں داخل ہے، امام صاحب کے تحفظ دین وورع وغیرہ میں کوئی شک نہیں ہے"۔

(مآثرِ صدیقی موسوم بہ سیرت والا جاھی حصہ چھارم صفحہ 8 مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو)

فقہ میں "ابوحنیفہ" بننے کا عزم رکھو:

محمد رمضان یوسف سلفی غیر مقلد نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے قول کو یوں نقل کیا ہے:

"مولانا امرتسری نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: تم حدیث میں امام بخاری رحمہ اللہ اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بننے کا عزم رکھو اور محنت سے تعلیم حاصل کرو"۔

(مولانا عبد الوھاب محدث دھلوی اور ان کا خاندان صفحہ 57 اشاعت اول جنوری 2010 مطبوعہ شعبہ نشر واشاعت مرکزی دار الامارت جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان)

آپ رضی اللہ عنہ تمام مجتہدین میں علم وفضل اور عمل میں افضل ہیں:

- نواب علی حسن خان غیر مقلد نے لکھا:

"اگر یہ اکابرِ ملت نہ ہوتے تو قرآن کریم کو کون ہم تک پہنچاتا اور اجتہاد کا باب کون ہمارے منہ پر مفتوح کرتا، اگر یہ حاملانِ علوم نبوت وناقلانِ روایاتِ ملت مطعون مجروح قرار دیئے جائیں اور انکی شان مین سوءِ ظن روا رکھا جائے تو پھر وہ کون ہے جس پر سلف صالحین کا اطلاق کیا جائے، یہ حسن عقیدت اور ارادت صرف امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، جو تمام مجتہدین میں علم وفضل وعمل کے لحاظ سے اول درجہ رکھتے ہیں"۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والا جاھی حصہ چھارم صفحہ 7 طبع 1924 طبع نولکشور لکھنو)

آپ رضی اللہ عنہ علوم فقہ اور قرآن وسنت کے علوم میں بے نظیر تھے:

مولوی عبد المجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے لکھا:

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کو مختلف کمالات سے نوازا تھا اور الگ الگ اوصاف سے متصف فرمایا تھا یوں کہہ لیجئے کہ ہر پھول میں جدا جدا رنگ بھرا تھا جو انفرادی خوبی ایک کو عطاء فرمائی تھی وہ دوسرے کو نہیں، جو دوسرے کو بخشی تھی وہ تیسرے کو نہیں، جو تیسرے کو ودیعت کی تھی وہ چوتھے کو نہیں دی تھی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اگر علومِ قرآن کمال رکھتے تھے تو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ علومِ سنت میں لاثانی تھے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اگر علومِ حدیث میں ممتاز تھے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علوم (فقہ) میں بے نظیر تھے، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو علوم قرآن میں یکتا تھے، کیا کوئی شخص ان کے متعلق یہ نظریہ رکھتا ہے کہ وہ علومِ سنت وعلوم فقہ سے عاری تھے؟ نہیں، ٹھیک اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

جو علوم فقہ میں منفرد تھے کے متعلق یہ نظریہ رکھنا صحیح نہیں کہ وہ علوم قرآن وسنت سے واقف نہیں تھے"۔

(سیرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 46 مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز 10 قذافی مارکیٹ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ ائمہ سلف میں سے ہیں:

غیر مقلدین کے "امام العصر" مولوی ابرہیم میر سیالکوٹی نے ابن تیمیہ کا قول نقل کیا:

"امام مالک، امام احمد اور امام ابوحنیفہ وغیرھم ائمہ سلف میں سے ہیں"۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 78 اشاعت 2011 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ سے بغض کرنا خلاف شیوہ بیانی ہے:

مولوی عبدالرشید عراقی غیر مقلد نے مولوی نذیر حسین دہلوی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا:

"ہمارا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے، ائمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں، چاروں کو ہم حق پر سمجھتے ہیں، امام ابوحنیفہ کو اپنا پیشوا جانتے ہیں، ان کے بغض کو خلاف شیوہ بیانی سمجھتے ہیں"۔

(حیاتِ نذیر صفحہ 82 طبع 2007 مطبوعہ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا محدّث ہونا غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ پر مخالفتِ حدیث کا الزام لگانے والا خود غلطی پر ہے:

آلِ نجد کے شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن تیمیہ الحرانی نے واشگاف الفاظ میں تحریر کیا:

"ومن ظن بابی حنیفة او غیره من ائمة المسلمین انهم یتعمدون مخالفة الحدیث الصحیح لقیاس او غیره فقد اخطأ علیهم وتکلم اما بظن واما بهوی، فهذا ابوحنیفة یعمل بحدیث التوضی بالنبیذ فی السفر مخالفة للقیاس وبحدیث القهقهة فی الصلوٰة مع مخالفة للقیاس لاعتقاده صحتهما وان کان ائمة الحدیث لم یصححوهما"۔

(ابن تیمیہ: فتاوی ابن تیمیہ جلد 20 صفحہ 168 مطبوعہ دار الجلیل)

ترجمہ: جو شخص امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ یا دیگر ائمہ مسلمین کے بارے میں یہ گمان کرے کہ وہ حضرات قیاس وغیرہ کی وجہ سے جان بوجھ کر صحیح حدیث کی مخالفت کرتے تھے وہ ان حضرات کے بارے میں غلطی کا شکار ہے اور ایسی بات کہنے والا یا تو محض گمان سے کام لیتا ہے اور یا پھر خواہش کا پیروکار ہے، چنانچہ یہی امام ابوحنیفہ ہیں جو حدیث کی پیروی اور قیاس

کی مخالفت کرتے ہوئے سفر میں نبیذ سے وضوء کرنے اور نماز میں قہقہہ لگانے سے وضوء کے ٹوٹنے پر بھی حدیث کی مطابقت اور قیاس کی مخالفت میں فتویٰ دیتے ہیں، وہ ان دونوں حدیثوں کو استدلال کے لئے صحیح مانتے ہیں اگرچہ دوسرے علماء نے ان سے استدلال کرنے کو صحیح نہیں سمجھا۔

آپ رضی اللہ عنہ عامل بالحدیث اور لاثانی فقیہ تھے:

مولوی ابوانس محمد یحیٰ گوندلوی غیر مقلد نے یوں تحریر کیا ہے کہ:

"امام ابوحنیفہ فقاہت میں لاثانی، تقویٰ و ورع میں بے مثال، حدیث پر عمل کرنے والے اور ضعیف حدیث کو قیاس پر مقدم سمجھنے والے تھے"۔

(مقلدین ائمہ کی عدالت میں صفحہ 108 مطبوعہ ادارہ مطبوعات سلفیہ راولپنڈی اشاعت 2009ء)

آپ رضی اللہ عنہ اسلام کے محسن اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی ہیں:

غیر مقلدین کے محقق ابوصہیب محمد داؤد ارشد نے لکھا ہے:

"ہم امام صاحب (امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ) کو مسلمان، پرہیزگار، متقی، اللہ کو یاد کرنے والا، قرآن کا خادم، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی، اسلام کا محسن، محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تصور کرتے ہیں اور ان کے بعض اجتہادات کو دیگر ائمہ کی نسبت ترجیح دیتے ہیں"۔

(دین الحق بجواب جاء الحق جلد 1 صفحہ 516 ناشر مکتبہ عزیزیہ لاہور تاریخ اشاعت فروری 2011ء)

آپ رضی اللہ عنہ اکابر محدثین میں شامل ہیں:

مولوی عبدالرشید عراقی غیر مقلد نے ایک کتاب کے تعارف میں لکھا ہے:

"باب سوم میں مصنف نے دس اکابر محدثین کے مختصر سوانح حیات اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ان کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کیا ہے، اور یہ دس اکابر محدثین ائمہ اربعہ اور اصحاب صحاح ستہ ہیں"۔

(چالیس علمائے اہلحدیث صفحہ 391 تاریخ اشاعت اکتوبر 2003 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کے اجتہادات احادیث مبارکہ کے ہرگز خلاف نہیں ہیں:

غیر مقلدین کے "شہیر اسلام" مولوی احسان الٰہی ظہیر کے استاد مولوی ابوالبرکات احمد غیر مقلد سے یہ سوال کیا گیا کہ: "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور مجتہد کو اس بناء پر لعنۃ اللہ کہنا جائز ہے؟" تو مولوی ابوالبرکات نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا:

"کسی امام نے بھی حدیث کے خلاف اجتہاد نہیں کیا، حدیث کے خلاف اجتہاد اور پھر امام؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جو حدیث کے خلاف اجتہاد کرے وہ امام نہیں ہو سکتا، نہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے خلاف اجتہاد کیا اور نہ کسی اور امام نے، جس وقت حدیث نہیں ملتی اسی وقت مجتہد اجتہاد کرتا ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قیاس پر عمل کرنے سے ضعیف حدیث پر عمل کرنا بہتر ہے، جو ائمہ دین گزرے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے تھے اور دین کے مبلغ تھے، انہوں نے اپنے علم کے مطابق دین کی تبلیغ کی اور بڑی مخلصانہ تبلیغ کی ہے، ائمہ دین پر لعنت تو دور کی بات ہے ان پر بے جا تنقید اور ان کے حق میں چرب زبانی کرنا بھی قسوۃ القلب کی علامت ہے اور عاقبت خراب کرنے والی بات ہے"۔

(فتاوی برکاتیہ صفحہ 308)

آپ رضی اللہ عنہ شمع حدیث کے پروانے اور شیدائی ہیں:

حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

"غور کریں کہ امام صاحب حدیث کے کتنے شیدائی ہیں کہ ضعیف حدیث تک کو آراء رجال سے زیادہ پسند کرتے ہیں، شمع حدیث کے پروانہ ہیں"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 243 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کا مذہب بھی حدیث تھا:

(١)۔حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے یوں لکھا:

"امام صاحب کا مذہب حدیث تھا، ان کا عمل (ما انا علیہ واصحابی) پر تھا"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 244 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(٢)۔نواب علی حسن خان غیر مقلد نے یوں لکھا:

"حضرت امام اعظم اتباع حدیث کو خاص اپنا مذہب قرار دیتے ہیں"۔

(مأثر صدیقی موسوم بہ شیرت والا جاهی حصہ چهارم صفحہ 16 طبع 1924 طبع منشی نولکشور لکھنو)

آپ رضی اللہ عنہ حدیث سے بے حد محبت کرنے والے تھے:

(١)۔حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے یوں اقرار کیا ہے:

"جہاں حدیث نہیں ملی وہاں امام صاحب نے اپنے اجتہاد سے مسئلہ بتایا ہے...... رحمت ہو اللہ کی امام صاحب پر، کتنا ڈر ہے اللہ کے دین کے

بارے میں"

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 242 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(٢)۔اسی سیالکوٹی غیر مقلد نے مزید یوں لکھا:

"حدیث کے مل جانے پر اپنی رائے کو پرکاہ کے برابر بھی نہیں جانا، ڈر ڈر کر، بچ بچ کر بڑی احتیاط سے مسائل بتائے"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 244......ایضا)

آپ رضی اللہ عنہ پر لاکھوں رحمتیں ہوں:

مولوی حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے یوں لکھا:

"لاکھوں رحمتیں ہوں امام صاحب پر، انہوں نے حدیث پاک کو ہی اپنا مذہب بنایا"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 244 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب کانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

﴿فصل﴾

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سچے پیروکار

آپ رضی اللہ عنہ اپنے قول کو کسی بھی صحابی کے قول پر مقدم نہیں رکھتے:

نواب علی حسن خان غیر مقلد نے اپنے والد نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کے حوالے سے یوں نقل کیا:

"اللہ اکبر حضرت امام صاحب کے انصاف کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنے قول کو صحابی کے قول پر بھی مقدم نہیں رکھتے آنحضرت کی حدیث اور کتاب اللہ کا تو کیا ذکر"۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاهی حصہ چهارم صفحہ 15 طبع 1924 طبع نولکشور لکھنو)

آپ رضی اللہ عنہ مذہب صحابہ پر کاربند رہے:

غیر مقلدین کے "محقق العصر" زبیر علی زئی کے دادا استاد مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا:

"آپ کا تعامل قرآن وحدیث پر تھا اور جو مذہب صحابہ کرام کا تھا اسی پر آپ کاربند تھے"۔

(سیرتِ ثنائی صفحہ 57 اشاعت اول مئی 1989 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا مجتہد ہونا غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ عظیم مجتہد ہیں:

(۱)۔ مخالفین کے "شیخ الاسلام ومناظر اسلام" مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا:

"جس مسئلہ کو ہم صحیح جانتے ہیں اس لئے جانتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے، جس کو غلط جانتے ہیں اس لئے جانتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت نہیں ملتا چنانچہ ائمہ مجتھدین خصوصا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے خود فرمایا ہے کہ: "اذا صح الحدیث فھو مذھبی" یعنی جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے"۔

(اھل حدیث کا مذھب صفحہ 16 مطبوعہ دار الکتب السلفیہ شیش محل روڈ لاھور طبع اول: مئی 2006) و (رسائل ثنائیہ صفحہ 63 مطبوعہ مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاھور طبع دوم: فروری 2011)

(۲)۔ مخالفین کے شیخ الکل ومحدث جلیل میاں نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

"امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ مجتہد مطلق بلا ریب ہیں"۔

(فتاوی نذیریہ جلد 1 صفحہ 167 کتاب التقلید والاجتھاد مطبوعہ مکتبہ اصحاب الحدیث حافظ پلازہ مچھلی منڈی نیو اردو بازار لاھور اشاعت: جولائی 2010)

(۳)-غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولوی محمد اسماعیل سلفی نے لکھا:

"مجتہدین میں کوئی بٹوارہ نہیں، مذاہب اربعہ کے مجتہدین اہلحدیث کے بھی امام اور مجتہد ہیں"۔

(تحریک آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی صفحہ 490مطبوعہ مکتبہ محمدیہ قذافی سٹریٹ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور طبع اول: جنوری2008)

(۴)-نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے بیٹے نواب علی حسن خان بھوپالی نے اپنے والد کے بارے لکھا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ:

"امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نسبت وہ لکھتے ہیں کہ امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کو ائمہ اربعہ اجتہاد میں شرفِ تقدم حاصل ہے"۔

(مآثرِ صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاھی حصہ چہارم صفحہ 6مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو)

(۵)-نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے الفاظ کو اس کے بیٹے نے یوں بھی نقل کیا کہ:

"یہ حسن عقیدت اور ارادت صرف امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے، جو تمام مجتہدین میں علم وفضل وعمل کے لحاظ سے اول درجہ رکھتے ہیں بلکہ تمام ائمہ عظام امام شافعی اور امام احمد اور انکے نظراء جو جھابذۂ حدیث وسنت تھے سب کے ساتھ ہے"۔

(مآثرِ صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاھی حصہ چہارم صفحہ 7مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو)

(۶)-ماسوا جامع ترمذی صحاح ستہ کے مترجم نواب وحید الزمان حیدرآبادی غیر مقلد نے تحریر کیا ہے:

"ابوحنیفۃ: مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حنفی" کہتے ہیں"۔

(لغات الحدیث عربی اردو کتاب الحاء، باب: الحاء مع النون جلد اول صفحہ 522 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور تاریخ اشاعت اگست 2005)

(۷)-نواب وحید الزمان حیدرآبادی غیر مقلد نے یوں بھی لکھا:

"ہم اگلے تمام مجتہدوں کو، جیسے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک وغیرہ ہیں..... خصوصا امام اعظم کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے"۔

(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 366 کتاب الجیم باب الجیم مع الھاء)

(۸)-نواب وحید الزمان حیدرآبادی غیر مقلد نے اپنی دوسری کتاب میں مزید لکھا

"امام ابوحنیفہ اتنے بڑے مجتہد تھے"۔

(رفع العجاجۃ ترجمۃ سنن ابن ماجہ جلد 1 صفحہ 437مطبوعہ مہتاب کمپنی ناشران کتب غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۹)-غیر مقلد "محقق" ارشاد الحق اثری نے لکھا ہے:

"ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا مجتہد ہونا مسلم ہے"۔

(مقالاتِ اثری جلد 1 صفحہ 88)

(۱۰)-حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا ہے:

"اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی توفیق اور اس کا فضل آپ (رضی اللہ عنہ) کے شاملِ حال تھا اس کو منظور تھا کہ انہیں دنیا میں علم کا ایک خاص

مرتبہ عطاء کرے زمانے کا مجتہد بنائے"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 237 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور، تاریخ اشاعت جنوری 2000)

(۱۱)۔ غیر مقلدین کے امام العصر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ابن تیمیہ کے قول کو نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے:

"دوسرے موقع پر امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام ابوداؤد، امام دارمی وغیرہ ائمہ اہل سنت کے ساتھ امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں امام ابویوسف اور امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد لولوئی کا ذکر بھی ان کے ساتھ ہی کر کے سب کے علم و فضل اور اجتہاد کی تعریف کرتے ہیں"۔

(تاریخ اہل حدیث صفحہ 78 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت 2011)

(۱۲)۔ مؤرخ غیر مقلدین عبدالرشید عراقی نے اپنے مضمون "مولانا رحمہ اللہ اور ان کی علمی خدمات" میں لکھا ہے:

"پروفیسر ابوزہرہ مرحوم نے امام ابوحنیفہ کے حالات، عمیق اجتہادات اور تفقہ پر ایک علمی کتاب لکھی ہے"۔

(اشاعت خاص ہفت روزہ "الاعتصام لاہور" بیاد: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی صفحہ 844 مقام اشاعت شیش محل روڈ لاہور طبع اول محرم الحرام ۱۴۲۶ھ مارچ 2005)

(۱۳)۔ غیر مقلدین کے "محقق العصر" زبیر علی زئی کے سامنے جب ائمہ اربعہ کا ذکر یوں ہوا: "چاروں اماموں کا مجتہد ہونا اجماع امت سے ثابت ہے" تو زئی غیر مقلد نے یوں لکھا:

"ان چاروں اماموں کے علاوہ اور بھی بے شمار اماموں و علماء کا مجتہد ہونا

اجماع امت و آثار سلف سے ثابت ہے"۔

(دین میں تقلید کا مسئلہ صفحہ 64 اشاعت دوم فروری 2012 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۱۴)۔ غیر مقلدین کے "شیخ الکل و محدث جلیل" میاں نذیر حسین دہلوی نے لکھا:

"ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضائل میں"۔

(معیار الحق فی تنقید تنویر الحق صفحہ 29 مطبوعہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث ساھووالہ سیالکوٹ تاریخ اشاعت: مئی 2007)

(دین الحق بجواب جاء الحق جلد 1 صفحہ 517 مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ لاہور تاریخ اشاعت: فروری 2011)

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 379 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اشاعت ثانی: اکتوبر 1994)

(الحیات بعد الممات صفحہ 296 سن طباعت ثانی دسمبر 1984 مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ جامع مسجد اہل حدیث باغوالی سانگلہ ہل)

آپ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد پر طعن کرنے والا جاہل و احمق ہے:

غیر مقلدین کے ہاں "وکیلِ اہلحدیث" کے لقب سے معروف محمد حسین بٹالوی نے لکھا:

"ہمارا بھی یہی مقولہ اور اعتقاد ہے کہ جو شخص امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ مجتہدین کو برا کہے اور ان کے علم و دیانت و اجتہاد و تقویٰ پر طعن کرے وہ علومِ دین سے محض جاہل اور چاند پر تھوکنے کے سبب احمق ہے"۔

(اشاعۃ السنۃ النبویۃ شمارہ 9 جلد 22 صفحہ 288، عنوان: السیف الصارم لمنکر شان الامام الاعظم پر ایمانی اور حقانی ریویو)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا قیاس غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ کا طریقِ استنباط:

غیر مقلد مخالفین کے "مؤرخ" محمد اسحاق بھٹی نے لکھا ہے:

"امام ابوحنیفہ کا طریقِ استنباط یہ تھا کہ پہلے جوابِ مسئلہ کتاب اللہ سے تلاش کرتے وہ کتاب اللہ کی عبارت النص سے ہو، دلالت النص سے ہو، اشارۃ النص سے ہو یا اقتضاء النص سے ہو، اگر اس میں کامیاب ہوجاتے تو اسی کا تعین کرتے، اگر کتاب اللہ سے سوراغ نہ ملتا یا کتاب اللہ کی روشنی میں بات کا فیصلہ نہ ہوسکتا تو سنتِ مشہورہ کی طرف رجوع فرماتے، اگر سنتِ مشہورہ کے ذریعے کسی نتیجے پر نہ پہنچ پاتے تو اہلِ افتاء صحابہ اور تابعین کے اقوال اور قضایا میں اس کی تلاش شروع کرتے، اجماع کی طرف آتے اور اہلِ عراق کے صحابہ اور اہلِ عراق تابعین کے مسلک ومذہب کو محلِ فکر ٹھہراتے، اگر یہاں سے بھی جواب نہ ملتا تو قیاس اور استحسان سے مسئلے کا حل ڈھونڈتے، احادیث سے متعلق یہ بات بھی ان کے پیشِ نظر رہتی کہ اگر حجازی اور عراقی صحابہ سے مروی مرفوع احادیث میں اختلاف ہوتا تو بر بنائے فقہِ راوی روایتِ فقہ کو ترجیح دیتے"۔

(برصغیر پاک وہند میں علمِ فقہ صفحہ 12 اشاعت نو 2010 مطبوعہ ادارہ

ثقافتِ اسلامیہ 2 کلب روڈ لاہور)

استنباط واستخراج مسائل میں آپ رضی اللہ عنہ کی عمیق نظری:

مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے یوں لکھا ہے کہ:

"امام صاحب علیہ الرحمۃ تفقہ فی الدین یعنی علم وفقہ میں سب سے پیش پیش تھے، استنباط واستخراجِ مسائل میں جہاں آپ کا دماغ پہنچ جاتا تھا بہت کم کسی کی رسائی وہاں تک ہوتی تھی، جو بات عین وقت پر آپ کو سوجھ جاتی کسی کو نہ سوجھتی تھی"۔

(سیرت امام ابو حنیفہ صفحہ 24 مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز قذافی مارکیٹ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کے قیاس کا طریقہ:۔

(۱)-مولوی وحید الزمان حیدر آبادی غیر مقلد نے یوں لکھا ہے کہ:

"ہم اگلے تمام مجتہدوں کو، جیسے امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک وغیرہ ہیں پروردگار کے مقبول بندے اور مأجور اور مثاب سمجھتے ہیں جن مسئلوں میں ان کا قیاس حدیث کے خلاف ہو تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کو وہ حدیث نہیں ملی ورنہ ہرگز حدیث کو چھوڑ کر وہ قیاس نہ کرتے، خصوصا امام اعظم کی نسبت وہ تو سب مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے ان کا تو قول یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس پر مقدم ہے اسی طرح صحابی کا قول بھی"۔

(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 366 کتاب الجیم باب الجیم مع الھاء مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)-ابوانس محمد یحییٰ گوندلوی غیر مقلد نے سیدی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یوں لکھا:

''خدا ان پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی قبر کو منور فرمائے، وہ ان مقدس ہستیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے قیاس کو عند الحاجت (مجبوری کے وقت) استعمال کیا، لیکن حدیث کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، آپ عامل بالحدیث تھے''۔

(مقلدین ائمہ کی عدالت میں صفحہ 109 مطبوعہ ادارہ مطبوعاتِ سلفیہ راولپنڈی اشاعت 2009)

آپ رضی اللہ عنہ کی قوتِ استدلال کا عالم:

اسی نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے امام مالک وامام شافعی کے حوالے سے یوں لکھا:

"قال الشافعي: قيل لمالك: هل رأيت ابا حنيفة؟ فقال: نعم، رأيت رجلا لو كلمته في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته وقال الشافعي: من اراد ان يتبحر في الفقه فهو عيال على ابي حنيفة وكان ابوحنيفة ممن وفق له الفقه.

ترجمہ: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہاں میں ایک ایسا آدمی دیکھا ہے کہ اگر میں اس سے اس ستون کے بارہ میں بات کروں کہ وہ اس کو سونے کا ثابت کرے تو وہ دلائل سے ثابت کردے گا، اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہے وہ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) ان میں سے ہیں کہ فقہ جن کے

موافق ہوگئی ہے''۔

(التاج المکلل صفحہ 131 مطبوعہ مکتبہ دار السلام الریاض)

آپ رضی اللہ عنہ حدیث کے ہوتے ہوئے اجتہاد سے کام نہ لیتے:

(۱)۔ مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے مزید یوں لکھا:

''امام صاحب نے اپنے تفقہ واجتہاد سے جو کام لیا ہے اس کی اولین وجہ یہ ہے کہ آپ کے زمانہ میں تحریری احادیث کا سرمایہ محض برائے نام تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وارشادات کی ہنوز تدوین ترتیب نہ ہوئی تھی، یہاں تک کہ امام شافعی کے عہد میں بھی ذخیرہ احادیث ہنوز نامکمل اور منتشر تھا اور امام ابوحنیفہ تو امام شافعی سے پہلے ہوگزرے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ امام صاحب دیدہ ودانستہ اجتہاد وتفقہ سے کام نہ لیتے تھے بلکہ محض مجبوری وبے بسی کی حالت میں ایسا کرتے تھے''۔

(سیرتِ ثنائی صفحہ 57 اشاعت اول مئی 1989 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)۔ حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے یوں لکھا:

''حضرت امام صاحب کا مذہب حدیث کے مطابق (ما انا علیہ واصحابی) ہی تھا، یعنی جس راہ (قرآن وحدیث) پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ چلتے تھے...... امام صاحب بھی اسی راستے پر گامزن تھے''۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 241 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ حدیث کے خلاف قیاس نہیں کرسکتے:

(۱)۔ حکیم محمد صادق سیالکوٹی غیر مقلد نے لکھا:

''حضرت امام ابوحنیفہ کس درجہ ناخدا نیک، متقی، خدا ترس اور خشیت

ایزدی سے لرزہ براندم رہنے والے انسان تھے، کیا ان سے توقع ہوسکتی
ہے کہ انہوں نے دانستہ حدیث کے خلاف قیاس اور آراء کے دفتر تیار
کئے ہوں، ہرگز نہیں!"۔

(سبیل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 239 تاریخ اشاعت جنوری 2000 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)-مزید یوں لکھا:

"حضرت امام ابوحنیفہ قرآن اور حدیث کے عامل تھے، پھر کیا یہ ان سے
ہوسکتا ہے کہ ان کے اقوال حدیث کے خلاف ہوں؟ یعنی انہوں نے
دانستہ حدیث سے اختلاف کیا ہو؟ ہرگز نہیں"۔

(حوالہ مذکورہ صفحہ 244)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنا غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ سے محبت نزولِ برکات کا ذریعہ اور آپ رضی اللہ عنہ سے بغض اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے:

غیر مقلدین کے "امام العصر" مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے یوں لکھا:

"ہر چند کہ میں سخت گنہگار ہوں، لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور اپنے صالح
اساتذہ جناب مولانا ابوعبداللہ عبیداللہ غلام حسن صاحب مرحوم سیالکوٹی
اور جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم محدث وزیرآبادی کی
صحبت وتلقین سے یہ بات یقین کے رتبے تک پہنچ چکی ہے کہ بزرگان
دین خصوصا حضرات ائمہ متبوعین سے حسن عقیدت نزولِ برکات کا
ذریعہ ہے، اس لئے بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے کوئی فیض
اس ذرہ بے مقدار پر نازل کر دیتا ہے، اس مقام پر اس کی صورت یوں
ہے کہ جب میں نے اس مسئلہ کے لئے کتب متعلقہ الماری سے نکالیں،
اور حضرت امام (ابوحنیفہ) صاحب کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف
کتب کی ورق گردانی سے میرے دل پر غبار آگیا، جس کا اثر بیرونی طور
پر یہ ہوا کہ دن دوپہر کے وقت جب سورج پوری طرح روشن تھا، یکا یک
میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا گویا "ظلمت بعضها فوق

بعض" کا نظارہ ہوگیا معاً خداتعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ
حضرت امام صاحب سے بدظنی کا نتیجہ ہے اس سے استغفار کرو، میں نے
کلمات استغفار دہرانے شروع کیے، وہ اندھیرے فوراً کافور ہوگئے اور
ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو مات کردیا، اس
وقت سے میری حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت اور بھی بڑھ گئی،
اور میں ان شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت نہیں
ہے کہا کرتا ہوں کہ میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق
تعالیٰ منکرین معارج قدسیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے
فرماتا ہے "أفتمارونهٗ علی ما یرٰی" میں جو کچھ عالم بیداری اور
ہشیاری میں دیکھ لیا اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے، ھٰذا واللہ
ولی الھدایۃ"۔

(تاریخ اہلحدیث صفحہ 95،96 اشاعت 2011 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ سے بغض کرنا خلاف شیوہ بیانی ہے:

مولوی عبدالرشید عراقی غیرمقلد نے مولوی نذیر حسین دہلوی کا قول نقل کرتے
ہوئے لکھا:

"ہمارا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے، ائمہ اربعہ کو ہم مانتے ہیں،
چاروں کو ہم حق پر سمجھتے ہیں، امام ابوحنیفہ کو اپنا پیشوا جانتے ہیں، ان کے
بغض کو خلاف شیوہ بیانی سمجھتے ہیں"۔

(حیاتِ نذیر صفحہ 82 طبع 2007 مطبوعہ کتاب سرائے الحمد مارکیٹ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کسی ایک فرقے کی میراث نہیں ہیں:

محمد اسحاق بھٹی غیرمقلد نے ہی مزید یوں لکھا:

"ان کے نزدیک امام ابوحنیفہ کسی ایک فرقے کی میراث نہیں ہیں، بلکہ
ان کا خزانۂ علم ہر مکتب فکر کے لئے ہر آن وا ہے، اور اس سے کسب ضو
کرنا چاہیے، فروعات میں اظہار اختلاف کے باوجود اکابر اہل حدیث
فقہ حنفیہ کے متون پر بہت سے علماء احناف سے زیادہ وسعتِ نظر رکھتے
ہیں جو حضرات امام ابوحنیفہ کی وراثت کے مدعی بنے بیٹھے ہیں وہ ان کے
علم وفضل کو ایک ہی گوشے اور ایک ہی فرقے میں محدود کررہے ہیں یہ
حضرت امام کی توقیر نہیں بلکہ ان کی فیض رسانیوں کے دائرے کی حد
بندی کردینا ہے"۔

(برصغیر میں اہل حدیث کی آمد صفحہ 166 اشاعت 2004 مطبوعہ
مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنے والوں کو بددعا ہے:

سید ابوبکر غزنوی غیرمقلد نے مولوی داؤد غزنوی غیرمقلد کے تذکرہ میں لکھا
ہے کہ:

"ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہلحدیث (غیر
مقلدین) کی تنظیم سے متعلق گفتگو شروع ہوئی، بڑے دردناک لہجے میں
فرمایا: مولوی اسحاق! جماعت اہل حدیث (غیرمقلدین) کو حضرت امام
ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعاء لے کر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنیفہ،
ابوحنیفہ کہہ رہا ہے، کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ کہہ دیتا ہے،
پھر ان کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ: وہ تین حدیثیں جانتے تھے،

یا زیادہ سے زیادہ گیارہ، اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کے عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطۂ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یک جہتی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے، یا غربۃ العلم انما اشکو بثی وحزنی الی اللّٰہ''۔

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 136، 137 اشاعت ثانی اکتوبر 1994 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں توہین کرنے والے سخت گمراہ ہیں:

سید ابو بکر غزنوی غیر مقلد نے مولوی داؤد غزنوی غیر مقلد کا قول نقل کرتے ہوئے مزید لکھا:

''دوسرے لوگوں کی یہ شکایت کہ: اہل حدیث (غیر مقلدین) حضرات ائمہ اربعہ کی توہین کرتے ہیں بلاوجہ نہیں ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے حلقہ میں عوام اس گمراہی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ائمہ اربعہ کے اقوال کا تذکرہ حقارت کے ساتھ بھی کر جاتے ہیں، یہ رجحان سخت گمراہ کن اور خطرناک ہے اور ہمیں سختی کے ساتھ اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے''۔

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 87، 88 اشاعت ثانی اکتوبر 1994 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کا گستاخ جلد مرتد ہو جاتا ہے:

سید ابو بکر غزنوی غیر مقلد نے بعنوان ''حضرت مولانا داؤد غزنوی'' نامی کتاب لکھی جس میں ایک جگہ یوں لکھا ہے:

''امرتسر میں ایک محلّہ ''تیلیاں'' تھا، جس میں اہلحدیث (غیر مقلدین) حضرات کی اکثریت تھی، اس محلّہ کی مسجد اسی نسبت سے مسجد تیلیاں والی کہلاتی تھی، وہاں ''عبد العلی'' نامی ایک مولوی امامت وخطابت کے

فرائض انجام دیتے تھے، وہ مدرسہ غزنویہ میں مولانا عبد الجبار غزنوی سے پڑھا کرتے تھے، ایک بار مولوی عبد العلی نے کہا کہ: ''ابوحنیفہ سے تو میں اچھا اور بڑا ہوں کیونکہ انہیں صرف سترہ حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں'' اس بات کی اطلاع مولانا عبد الجبار غزنوی کو پہنچی وہ بزرگوں کا نہایت ادب واحترام کیا کرتے تھے انہوں نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا انہوں نے حکم دیا کہ: اس نالائق (عبد العلی) کو مدرسہ سے نکال دو، وہ طالبعلم جب مدرسہ سے نکالا گیا تو مولانا عبد الجبار غزنوی نے فرمایا: ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ شخص عنقریب مرتد ہو جائے گا'' مفتی محمد حسن راوی ہیں کہ: ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ وہ شخص مرزائی ہو گیا اور لوگوں نے اسے ذلیل کر کے مسجد سے نکال دیا اس واقعہ کے بعد کسی نے مولانا عبد الجبار غزنوی سے سوال کیا: حضرت آپ کو یہ کیسے علم ہو گیا تھا کہ وہ عنقریب کافر ہو جائے گا، فرمانے لگے کہ: جس وقت مجھے اس کی گستاخی کی اطلاع ملی اسی وقت بخاری شریف کی حدیث میرے سامنے آ گئی کہ: ''من عادیٰ لی ولیا فقد اٰذنتہ بالحرب'' (حدیث قدسی) (جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں) میری نظر میں امام ابوحنیفہ ولی اللہ تھے جس اللہ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہو گیا تو جنگ میں ہر فریق دوسرے کی اعلیٰ چیز کو چھینتا ہے اللہ کی نظر میں ایمان سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں اس لئے اس شخص کے پاس ایمان کیسے رہ سکتا تھا!''

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 191، 192، 384 اشاعت ثانی اکتوبر 1994 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ سے بدگمانی کرنے والا اہل حدیث نہیں ہوسکتا:

غیر مقلد مولوی سید ابوبکر غزنوی نے اپنی پوری جماعت (غیر مقلدین) کی طرف سے دعویٰ کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ:

"اگر کوئی اہلحدیث امام ابوحنیفہ کے حق میں کوئی ناشائستہ لفظ استعمال کرتا ہے یا دل میں سوءِ ظن رکھتا ہے تو یہ اہلحدیث کا مسلک نہیں کہلائے گا"۔

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 384 اشاعت ثانی اکتوبر 1994 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاھور)

آپ رضی اللہ عنہ کی ہتک کرنے والا اہلسنّت سے خارج اور متکبر ہے:

غیر مقلد مولوی قاضی عبدالاحد خانپوری نے لکھا ہے کہ:

"مقصود یہ ہے کہ: رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی اور حسنین رضی اللہ عنہم کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد اور زندقہ پھیلائیں کچھ پرواہ نہیں اسی طرح ان جہال بدعتی کاذب المحدیثوں میں جو ایک دفعہ رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کو ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جن کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں بھی نہیں ہوتے اگرچہ علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے سبحان اللہ ھا اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ، اور سرّ اس کا یہ ہے کہ وہ مذہب وعقائدِ اہل السنۃ والجماعۃ سے نکل کر اتباع سلف سے مستنکف و متکبر ہو گئے ہیں فافھم وتدبر"۔

(التوحید والسنۃ فی رد اھل الالحاد والبدعۃ صفحہ 262 (بحوالہ: حدیث اور اھلحدیث صفحہ 128))

ائمہ مجتہدین کی گستاخی اور غیر مقلدین:

(۱)۔ غیر مقلدین کے نواب وحید الزمان حیدرآبادی نے لکھا ہے کہ:

"غیر مقلدوں کا ایک گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائلِ اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے نہ سلف صالحین صحابہ اور تابعین کی، قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں، حدیث شریف میں جو تفسیر آچکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے، بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لئے کافی سمجھا ہے، باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں، غیبت جھوٹ افتراء سے باک نہیں کرتے، ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء اللہ اور حضرات صوفیہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں، اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں"۔

(لغات الحدیث جلد 2 صفحہ 91 کتاب الشین نعمانی کتب خانہ لاھور)

(۲)۔ نواب وحید الزمان حیدرآبادی غیر مقلد نے مزید لکھا:

"بعض اہل حدیث بظاہر تو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں مگر حکامِ وقت کی خوشامد سے حق باتوں کا اظہار نہیں کرتے، بعض کیا کرتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں صحابہ اور سلف صالحین کا طریقہ چھوڑ کر نئے نئے معانی اور مطالب اپنی خواہش نفس کے موافق نکالتے ہیں گویا ترکِ تقلید کے انہوں نے یہ معنیٰ سمجھے ہیں کہ احادیث اور آثار صحابہ اور تابعین کی بھی تقلید ضروری نہیں ہے، جس طرح چاہو قرآن کی تفسیر کرلو، بعض اگلے اماموں اور

مجتہدین اور پیشوایانِ دین پر جیسے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ ہیں طعن وتشنیع کرتے ہیں، بعض اولیاء اللہ کے تذلیل اور توہین کرتے ہیں، بعض شرک وبدعت میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جادہ واعتدال سے باہر ہوگئے ہیں، مسلمانوں کو ذرا ذرا سے مکروہ یا حرام کاموں کے ارتکاب پر کافر، مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں، یہی برائی ہے جو اس بھلائی میں ہوئی ہے، بعض اہل حدیث ایسے ہیں کہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کی تقلید سے تو بھاگے لیکن اب ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی اور مولوی اسماعیل صاحب دہلوی، نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی تقلید اندھادھند کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے: فر من المطر وقام تحت المیزاب یا صلت علی الاسعد ویلت عن النقد"۔

(لغات الحدیث جلد 1 صفحہ 700 کتاب الدال باب الدال مع الخاء نعمانی کتب خانہ لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ پر بہتان لگانا دراصل شیعہ کی پیروی کرنا ہے:

مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

"امام الائمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ پر جو اعتراضات ومطاعن "اخبار اہل الذکر" میں مشتہر کئے گئے ہیں کہ: "امام عالی مقام مجتہد نہ تھے اور وہ ان علوم سے جو اجتہاد کے لئے ضروری ہیں جیسے علم حدیث، علم لغت وغیرہ کافی بہرہ نہ رکھتے تھے، اور اصول فقہ کے اول مدوّن وہ نہ تھے، اور وہ نصوص چھوڑ کر پیروی رائے وقیاس کیا کرتے اور اس وجہ سے بہت سے اکابر سفیان ثوری، امام جعفر صادق، امام باقر وغیرہم ان کو برا کہتے" یہ سب کے سب ہذیانات بلا استثناء اکاذیب وبہتانات ہیں جن کا

مأخذ زمانہ حال کے معترضین کے لئے حامد حسین شیعی لکھنوی کی کتاب "استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام فی نقص منتھی الکلام" کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے، اس کتاب میں اس قسم کے مطاعن سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے علاوہ کسی سنی امام (امام مالک، امام بخاری وغیرہ) کو بھی نہیں چھوڑا اور ایک ایک کا نام لیکر کئی کئی ورقوں بلکہ جزؤوں کو سیاہ کر ڈالا ہے"۔

(اشاعة السنة النبوية جلد 22 شمارہ 9 صفحہ 288 سن اشاعت 1909 السیف الصارم لمنکر شان الامام الاعظم پر ایمانی اور حقانی ریویو)

آپ رضی اللہ عنہ سے بدگمانی کرنے والا حاسد اور جاہل ہے:

سید محمد ابوبکر غزنوی غیر مقلد نے سید محمد داؤد غزنوی غیر مقلد کے اقتباس کو یوں نقل کیا:

"مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ہماری جماعت کے مشہور مقتدر علماء میں سے تھے انہوں نے اپنی کتاب تاریخ اہل حدیث میں امام ابوحنیفہ کی مدح وتوصیف اور ان کے خلاف ارجاء وغیرہ الزامات کے دفعیہ میں...... ۸ صفحات...... وقف کئے...... اور مقتدر مشاہیر علمائے سلف مثلاً امام ابن تیمیہ، امام ذہبی، حافظ ابن حجر اور علامہ شہرستانی کے اقوال نقل کرکے یہ بتلایا ہے، "الناس فی ابی حنیفة حاسد او جاهل" یعنی حضرت امام ابوحنیفہ کے حق میں بری رائے رکھنے والے کچھ لوگ تو حاسد ہیں اور کچھ ان کے مقام سے بے خبر ہیں"۔

(حضرت مولانا داؤد غزنوی صفحہ 377، 378 اشاعت ثانی اکتوبر 1994 مطبوعہ فاران اکیڈمی قذافی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

آپ رضی اللہ عنہ کی بے ادبی ہر دو جہان میں نقصان کا سبب ہے:

غیر مقلدین کے امام العصر مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا:

"اپنے ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگانِ دین سے خصوصاً ائمہ متبوعین سے حسنِ ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی اور بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران ونقصان ہے"۔

(تاریخ اھل حدیث صفحہ 96)

آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں بے ادبی کرنیوالا چھوٹا رافضی ہے:

مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ:

"اے برادرانِ اسلام! عمل بالحدیث اور چیز ہے اور ائمہ سلف پر طعن کرنا چیزے دیگر، عمل بالحدیث کے ولولے میں سلف پر طعن کرنا شعبۂ رفض ہے، ہمارے شیخ اور شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی اور ان کے شیخ مولانا محمد اسحاق صاحب مرحوم فرمایا کرتے اور ان کے اقوال طبع ہو کر شائع ہو چکے ہیں کہ جو شخص امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ وغیرہ ائمہ مجتہدین کو برا کہتا ہے وہ چھوٹا رافضی ہے"۔

(اشاعة السنة النبوية جلد22 شماره9 صفحه288 سن اشاعت 1909 السيف الصارم لمنكر شان الامام الاعظم بر ايمانى اور حقانى ريويو)

نوٹ: میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کے اسی قول کو ابراہیم میر سیالکوٹی غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب "تاریخ اہل حدیث" میں نقل کیا ہے۔

(تاریخ اھل حدیث صفحہ 96)

آپ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کر کے غیر مقلدین رافضی ہو رہے ہیں:

مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے اپنے ہی ہم مسلک غیر مقلدین کے بارے

میں یوں لکھا:

"کہلاتے تو ہیں وہ اہل حدیث، مگر درپردہ بعض ان میں معتزلی، چکڑالوی، مرزائی ونیچری بھی ہیں اور اب ان میں رفض پھیلتا جاتا ہے بعض تو کھلے بند امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی بدگوئی کرتے ہیں (جو رافضیوں کا کام ہے) اور اکثر یہ بدگوئی سن کر خوش ہوتے ہیں اس پر رد وانکار متوجہ نہیں کرتے، اب یہ لوگ سنی اہل حدیث ہونے سے نکلنے کو تیار ہیں، خدا خیر کرے"۔

(اشاعة السنة النبوية جلد 22 شماره10 صفحه 297، سن اشاعت 1909 همارا حنفى هونا كس معنى ميں هے؟)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا کوفہ والوں کے لئے رحمت ہونا)

آپ رضی اللہ عنہ اگر کوفہ میں نہ ہوتے تو اہلِ کوفہ کا حشر قوم عاد وثمود جیسا ہوتا:

غیر مقلدین کے ''شیخ الحدیث'' مولوی محمد اسماعیل سلفی نے لکھا:

''حضرت امام (ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کے مخالف بلکہ دشمن بھی ان خوبیوں سے ناواقف نہیں تھے اگر اس دورِ پُرفتن میں یہ مقدس شخصیت سرزمینِ کوفہ میں موجود نہ ہوتی تو شاید اس سرزمین کا حشر عاد وثمود یا قومِ لوط جیسا ہوتا، وما قوم لوط منکم ببعید''۔

(فتاویٰ سلفیہ صفحہ 141 طبع اول 1987 مطبوعہ اسلامک پبلشنگ ہاؤس 2 شیش محل روڈ لاہور)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کا تابعی ہونا غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ کی تابعیت کا اقرار:

(۱)۔ غیر مقلدین کے ''مجدد'' نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا:

"ذكر الخطيب في تاريخ بغداد: انه رأى انس بن مالك"

ترجمہ: ''خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے''۔

(التاج المکلل صفحہ 130 رقم الترجمۃ: 199 مطبوعہ مکتبہ دار السلام الریاض)

(۲)۔ مولوی عبد المجید خادم سوہدروی غیر مقلد نے یوں لکھا:

''تابعین حضرات میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص اہمیت حاصل ہے''۔

(سیرتِ ثنائی صفحہ 56 اشاعت اول مئی 1989 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۳)۔ غیر مقلدین کے ہاں ''نواب الحدیث'' کے لقب سے مشہور مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے لکھا:

''امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو خود تابعین میں ہیں''۔

(تیسیر الباری شرح صحیح البخاری جلد 3 صفحہ 525 مطبوعہ نعمانی

کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۴)-مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد نے وہابیوں اور دیوبندیوں کے مسلمہ "امام وشہید" اسماعیل دہلوی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھا:

"یہ بحث بڑی دقیق ہے کہ آپ نے کسی صحابی کو اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور آپ کو تابعی ہونے کا افتخار بھی حاصل تھا چونکہ مجھے اس میں کچھ رد و قدح نہیں کرنی ہے میں تواریخ پر بھروسہ کر کے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ نے اپنے بچپن کے زمانہ میں انس صحابی کو دیکھا تھا جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گزار تھے"۔

(حیات طیبہ شاہ اسماعیل شہید صفحہ 84 تاریخ اشاعت مئی 1984 مطبوعہ اسلامی اکادمی ناشران کتب اردو بازار لاہور)
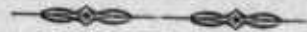
فصل

(آپ کے لئے "رضی اللہ عنہ" لکھنا غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ کے لئے "رضی اللہ عنہ" جیسا دعائیہ کلمہ لکھنا:

(۱)-غیر مقلدین کے "مجدد" نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا:

"حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ"۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والا جاھی حصہ چہارم صفحہ 7 طبع 1924 مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو)

(۲)-اسی کتاب کے اسی صفحہ پر یوں لکھا:

"یہ حسن عقیدت اور ارادت صرف امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے"۔

(۳)-اسی جگہ مزید یوں لکھا:

"حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ثابت"۔

(۴)-اسی کتاب کے صفحہ 12 پر لکھا: "حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ"

(۵)-نواب علی حسن خان غیر مقلد نے "امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ" سرخی قائم کر کے اسی کتاب کے صفحہ 6 پر یوں لکھا:

"امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کو ائمہ اربعہ اجتہاد میں شرف تقدم حاصل ہے"۔

(حوالہ مذکورہ)

(۶)- وہابیوں کو انگریزوں سے "اہل حدیث" کا نام الاٹ کروا کر دینے والے مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی نے یوں لکھا:

"میں اہل حدیث ہو کر حنفی ہوں تو ایسا ہوں جیسے امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے تلامذہ تھے"۔

(اشاعة السنة النبوية شماره 5 جلد 23 صفحه 159 عنوان: رساله اتباع سلف کی تکذیب)

(۷)- محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے ایک ہی صفحہ 278 پر دوبار پر یوں لکھا:

"ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ"۔

(اشاعة السنة النبوية شماره 9 جلد 22 صفحه 278 عنوان: کیا حنفی اهلحدیث نهیں هوتے؟)

(۸)- اسی شمارہ کے اگلے صفحہ پر یوں لکھا:

"حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی دقتِ نظر سے اس میں غور کیا اور استنباط مسائل کیا"۔

(حواله مذکوره صفحه 279)

(۹)- غیر مقلدین کے "امام العصر" مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے یوں شیخ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے:

"بے شک شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں اپنی سند سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے"۔

(تاریخ اهل حدیث صفحه 143 اشاعت 2011 مطبوعه مکتبه قدوسیه رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

(۱۰)- مولوی عبدالغفار دہلوی غیر مقلد نے یوں لکھا:

"سلف نے امام ابوحنیفہ کو 'رضی اللہ عنہ' لکھا ہے"۔

(فتاوی ستاریه)

﴿فصل﴾

(آپ رضی اللہ عنہ کی ثقاہت غیر مقلدین کی نظر میں)

آپ رضی اللہ عنہ ثقہ، عادل ہیں:

(۱)- غیر مقلدین کے "امام العصر" مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا:

"امام یحیٰ بن معین جرح میں متشددین سے تھے، باوجود اس کے وہ امام ابوحنیفہ پر کوئی جرح نہیں کرتے"۔

(تاریخ اهل حدیث صفحه 80 حاشیه اشاعت 2011 مطبوعه مکتبه قدوسیه رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور)

(۲)- اسی جگہ مزید یوں لکھا:

"نیز امام یحیٰ بن معین سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ آپ (امام ابوحنیفہ) ثقہ تھے، اہل الصدق تھے کذب سے متہم نہ تھے"۔

(حواله مذکوره صفحه 86)

(۳)- غیر مقلدین کے "فضیلۃ الشیخ" ابومحمد عبدالقادر بن حبیب اللہ سندھی غیر مقلد نے لکھا:

"امام ابوحنیفہ اگرچہ ثقہ، عادل، عظیم امام اور حجت ہیں"۔

(مسئله رفع الیدین صفحه 92 اشاعت اگست 2033 مطبوعه طارق اکیڈمی ڈی گراؤنڈ فیصل آباد)

(۴)- غیر مقلدین کے "محدث" حافظ محمد گوندلوی نے لکھا:

"امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ثقہ ہیں یعنی نہایت متقی، پرہیزگار، دیانت دار اور فقہ میں امام ہیں"۔ (خیر الکلام)

﴾فصل﴿

(آپ رضی اللہ عنہ کا مجلسِ تدوینِ فقہ قائم کرنا)

مجلسِ تدوینِ فقہ کا قیام:

(۱)۔ غیر مقلدین کے ہاں "مؤرخ اہلحدیث" کے لقب سے جانے جانے والے محمد اسحاق بھٹی غیر مقلد نے یوں اقرار کیا ہے:

"اس ضمن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی سرِ فہرست نظر آتا ہے، وہ پہلے جلیل القدر بزرگ ہیں جو اقتدارِ بنوامیہ کے خاتمے کے بعد اپنے تلامذہ کی ایک بہترین جماعت کے ساتھ تدوینِ فقہ میں مصروف ہوگئے"۔

(برصغیر پاک وہند میں علم فقہ صفحہ 12 اشاعت دوم 2010 مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ 2 کلب روڈ لاہور)

(برصغیر میں اہل حدیث کی آمد صفحہ 222،223 اشاعت 2004 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۲)۔ مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"یہاں یہ عرض کردینا بھی ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہ سے قبل اصحاب فتویٰ اور قضاۃ میں یہ دستور چلا آرہا تھا کہ جب تک کوئی نئی صورت حال ابھر کر سامنے نہ آتی، مسئلہ پر غور نہ کرتے، لیکن امام صاحب کا نقطۂ نظر

اس کے برعکس یہ تھا کہ جن امور میں لوگوں کے مبتلاء ہونے کا اندیشہ یا امکان ہے، ان پر اہلِ علم کو پہلے ہی غور کر لینا چاہیے تاکہ نئی صورت حال پیش آجانے کی صورت میں اور عند النوازل انہیں کوئی الجھن نہ ہو اور وہ اسے ایسی بات نہ سمجھیں جس سے پہلے سے آگاہ اور باخبر نہ ہوں، ان کا نقطۂ فکر یہ تھا کہ لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان معاملات سے کوئی شخص دوچار ہو جائے تو ازروئے شریعت، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ یہی وجہ ہے کہ مجلس تدوین فقہ میں امام صاحب نے ان تمام مسائل فقہیہ کو پوری طرح ہدف فہم ٹھہرایا جن کا عالمِ وقوع مین آنا ممکن تھا"۔

(برصغیر پاک وہند میں علم فقہ صفحہ 12،13 اشاعت دوم 2010 مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ 2 کلب روڈ لاہور)

(برصغیر میں اہل حدیث کی آمد صفحہ 223،224 اشاعت 2004 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

(۳)۔ مولوی ابوزکی غیر مقلد نے اس حقیقت کا اقرار ان الفاظ میں کیا ہے:

"امام ابوحنیفہ کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے قریباً چالیس (40) علماء پر مشتمل ایک علمی کونسل (Academic council) بنائی جس کے سربراہ آپ خود تھے، اس علمی کونسل نے نوے ہزار (90,000) فتاویٰ اور آراء مرتب کیں جو ساتھ ساتھ تمام ملک میں پھیلتی جاتی تھیں"۔

(فقہی مسلک کی حقیقت صفحہ 48)

آپ رضی اللہ عنہ نے قصرِ فقاہت کو ہم کنارِ رفعت کیا:

غیر مقلدین کے ہاں "مؤرخ اہلحدیث" کے لقب سے معروف محمد اسحاق بھٹی غیر مقلد نے "ائمہ فقہ اور اہل حدیث" سرخی قائم کر کے لکھا:

"یہاں ہم یہ حقیقت بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اہل حدیث کے قلب وذہن کا کوئی گوشہ فقہ اور ائمہ فقہ کے متعلق قطعاً غبار آلود نہیں ہے، ان کے نزدیک فقہ وتفقہین کی وہ وسعت پذیر مساعی اور گراں مایہ خدمات بہ درجہ غایت قدر ومنزلت کی مستحق ہیں جو ائمہ فقہ نے مختلف حالات وظروف کی روشنی میں اپنے اپنے انداز میں سرانجام دیں۔

وہ حضرات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فراستِ فقہی، فطانتِ علمی اور اجتہادی صلاحیتوں کا دل کی گہرائیوں سے اعتراف کرتے ہیں اور جس نہج نے قصرِ فقاہت کو ہم کنارِ رفعت کیا، وہ ان کی ذہانت اور علم ودانش کی گہرائی وگیرائی کا بین ثبوت ہے، یہی وجہ ہے کہ برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث کے مدارس میں ہمیشہ باقاعدہ فقہ حنفی داخلِ نصاب رہی ہے اور اس کی تعلیم وتدریس کو اہل حدیث کے ہاں ہر دور میں سمجھنے کی سعی کی گئی ہے، یہ ایک تسلسل ہے، جو ابتداء سے اب تک جاری ہے"۔

(برصغیر میں اہل حدیث کی آمد صفحہ 166 اشاعت 2004 مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

......ختم شد بحمد اللہ......